Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم　　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 53 | شمارہ 29

ایڈیٹر: منیر احمد خادم

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شرح چندہ: سالانہ 200 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

2 جمادی الثانی 1425 ہجری 20 وفا 1383 ہش 20 جولائی 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 10 جولائی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ دورہ کینیڈا سے لندن واپس تشریف لا چکے ہیں۔ حضور انور نے کل مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے دورہ کینیڈا کے مختصر حالات بھی بیان فرمائے۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

خدا کیلئے زندگی کا وقف، مَیں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں

اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کیلئے اپنی زندگی کو وقف کرے

﴿کلماتِ طیبات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کیلئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں۔ تو اُن کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کیلئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ خسارہ کا سودا نہیں ہے۔ بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر اُن کو اطلاع ملتی جو خدا کیلئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ فَلَہٗۤ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر اُن کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم وغموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے۔ اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرّب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرّب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرام اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور اَبدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نُسخہ کی تاثیر سے فائدہ اُٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے نا آشنا اور اس لذّت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں۔ ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذّت اور سُرور سے اُن کو مل جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔ میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذّت سے حظّ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کیلئے اگر مَر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

باقی صفحہ: (15) پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ نے مرد کو قویٰ کے لحاظ سے مضبوط بنایا ہے اسلئے اس کی ذمہ داریاں اور فرائض بھی عورت سے زیادہ ہیں

باپوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے وہ صرف باہر کی ذمہ داری نہ نبھائیں ان پر گھروں کی بھی ذمہ داری ہے اور اس کو سمجھیں کیونکہ ہر طرف سے معاشرہ بگاڑنے کیلئے منہ کھولے کھڑا ہے

ٹورنٹو-کینیڈا میں سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ رجولائی ۰۴ء کا خلاصہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا:

ترجمہ: اور جو لوگ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں ہماری اولاد اور جیون ساتھیوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مرد کو قویٰ کے لحاظ سے مضبوط بنایا ہے اس لئے اس کی ذمہ داریاں اور فرائض بھی عورت سے زیادہ ہیں۔ اس سے ادائیگی حقوق کی زیادہ توقع کی جاتی ہے عبادات میں بھی اس کو عورت کی نسبت زیادہ مواقع مہیا کئے گئے ہیں اسلئے اس کو گھر کے سربراہ کی حیثیت بھی حاصل ہے اور اسی وجہ سے اس پر بحیثیت خاوند بھی بعض اہم ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں اور اسی وجہ سے بحیثیت باپ اس پر ذمہ داری ڈالی گئی اور بھی بہت سی ذمہ داریاں ہیں چند ایک کا ذکر کروں گا اور ان ذمہ داریوں کو نبھانے کیلئے حکم دیا کہ تم نیکی تقویٰ پر قائم ہو اور اپنے گھر والوں بیوی بچوں اور اولاد کو تقویٰ پر قائم رکھنے کیلئے نمونہ بنو اور اس کے لئے اپنے رب سے مدد مانگو اس کے آگے روؤ گڑ گڑاؤ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو کہ اے اللہ ان راستوں پر ہمیشہ چلا تا رہ جو تیری رضا کے راستے ہیں کبھی ایسا وقت نہ آئے کہ ہم بحیثیت گھر کے ایک سربراہ کے ایک خاوند کے ایک باپ کے اپنے حقوق ادا نہ کر سکیں اور اس وجہ سے تیری ناراضگی کا موجب بنیں تو جب انسان سچے دل سے یہ دُعا مانگے اور اپنے عمل سے بھی اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ پھر نہ ایسے گھروں کو برباد کرتا ہے نہ ایسے خاوندوں کی بیویاں ان کیلئے دکھ کا باعث بنتی ہیں۔ اور نہ ان کی اولاد ان کی بدنامی کا موجب بنتی ہے اور اس طرح گھر جنت کا نظارہ پیش کر رہا ہوتا ہے حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کیلئے نمونے دیئے

باقی صفحہ: (15) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مرکزی دینی تعلیمی اداروں میں داخلہ لینے والے خوش نصیب نوجوانوں کیلئے

وقفِ زندگی کی اہمیت و برکات

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ (بقرہ:۲۰۷) ترجمہ: اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے بیچ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں سے بہت شفقت کرنے والا ہے۔ اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ حصول رضائے الٰہی کیلئے اہم ذریعہ اپنی جان کو وقف کر دینا ہے اور ہر دم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر ہی کام کرنا اور سب سے اچھا قول جو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے وہ دعوت الی اللہ ہے اور اس کے ساتھ عمل صالح ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے پیغام الٰہی پہنچانے کیلئے تاکید کرتے ہوئے فرمایا يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (المائدہ:۶۷) یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیری طرف نازل کیا گیا ہے لوگوں تک پہنچا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو اپنے رسالت کے کام کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء بھیجے ان کا یہی مقصد ہوتا تھا کہ لوگوں کو ان کے خالق و مالک کا پتہ دیں اس سے ملائیں اور پختہ تعلق قائم کرا دیں اور اسی کی خاطر انبیاء اپنی ساری زندگی وقف رکھتے ہیں اور جب تک دنیا کا ایک فرد بھی اپنے خالق و مالک سے دور ہے یہ ذمہ داری انبیاء پر اور ان کے ماننے والوں پر عائد رہتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کس طرح مخلوق کو خالق سے ملانے کی کوشش کی اور اس کیلئے کتنی تکالیف برداشت کیں ماریں کھائیں لہولہان ہوئے۔ دانت شہید ہوئے۔ دن رات دشمن کی سازشوں کا نشانہ بنتے رہے لیکن آپ نے دعوت الی اللہ کا کام اپنی تمام استعدادوں و طاقتوں سے سرانجام دیا اور صحابہ کو اس کام کی اہمیت و ضرورت سے روشناس کیا۔

اس طرح دیگر تمام انبیاء نے بھی دن رات اپنی اقوام کو خدائے واحد کے در پہ جھکانے کی کوشش کی اور اس کیلئے جوان سے بن پڑا انہوں نے کیا اور اس کیلئے ساری زندگی انہوں نے وقف کر رکھی تھی۔ انبیاء کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نہ صرف انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کیں بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس کیلئے وقف کیا۔ اسی طرح اگر بعض حالات میں سب کے سب لوگ زندگی وقف نہیں کر سکتے تو ان کی نمائندگی میں کچھ لوگ ضرور وقف کر کے اس فریضہ کو انجام دیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ○ (التوبہ ۱۲۲) مومنوں کیلئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تاکہ شاید وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں۔

چنانچہ امت کے صلحاء اور اولیاء نے اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کیلئے وقف کیں اور اس فریضہ کو بحسن و خوبی سرانجام دیا۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح و مہدی موعود اور امام الزمان بنا کر بھیجا آپ نے اور آپ کے صحابہ کرام نے بھی اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام و اشاعت قرآن کیلئے وقف کیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے خاص طور پر ۱۹۰۶ء میں مدرسہ احمدیہ کے نام سے ایک دینی شاخ کا اجراء فرمایا جس کا مقصد یہی ہے کہ ایسے عالم باعمل تیار ہوں جو اپنی زندگیاں وقف کریں اور تبلیغ و اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ شاخ نہ صرف قادیان میں اب تک قائم ہے بلکہ متعدد ممالک میں جامعہ احمدیہ کے نام سے عظیم الشان ادارے قائم ہیں۔ اور بہت ہی خوش نصیب اور بابرکت وجود ہیں وہ لوگ جو ان اداروں میں داخل ہوتے ہیں اپنی زندگیاں رضائے الٰہی کے حصول کیلئے وقف کرتے ہیں اور ان سے علم حاصل کر کے زندگی بھر خدا کی مخلوق کو ظلمات سے نور کی طرف لانے کا باعث بنتے ہیں۔

چنانچہ ۹۸ سال کے اس عرصہ میں ان اداروں سے فارغ ہونے والے بزرگان نے اکناف عالم تک تبلیغ اسلام پہنچانے کے فریضہ میں حصہ لیا۔ اسی طرح خلفاء کرام کی وقتاً فوقتاً وقف زندگی و وقف عارضی کے نتیجہ میں بھی کئی افراد نے جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین میں داخل ہو کر دینی علم حاصل کیا اور پھر مختلف علاقوں میں جا کر اسے سکھایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ۱۹۸۷ء میں وقف نو کی تحریک فرمائی تھی اور جس کا مقصد یہ تھا کہ آئندہ جماعتی ضروریات کے پیش نظر ایسے واقفین کی ایک بڑی فوج تیار ہو جو اس کام کو سرانجام دے سکے۔ چنانچہ امسال واقفین نو کا پہلا گروپ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان خوش نصیب بچوں کو یہ سعادت مبارک کرے اور توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ جو توقعات ان سے کی جاتی ہیں انہیں کماحقہٗ پورا کرنے والے ہوں اور اللہ کرے کہ ان کی زندگیاں حقیقی معنوں میں حصول رضائے الٰہی کیلئے وقف رہیں اور ان کے ذریعہ سے بے شمار بھٹکی ہوئی روحیں آستانہ الٰہی پر جھکیں۔

وقف زندگی کی ضرورت حقیقت و اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رأفت و محبت کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے واللہ رءوف بالعباد (البقرہ:۲۰۸) خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اسکا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دیں تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس للّٰہی وقف کی طرف ایماء کر کے فرماتا ہے مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرہ:۱۱۳) اس جگہ اسلم وجہہ للہ کے معنے یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان مال آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کیلئے وقف کرے۔ اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔ کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کیلئے سواری اور زادِراہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزل مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اسی طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔۔۔ پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لیے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للّٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابک دست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اسکے پاس نہیں آتا۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۹۲)

واقفین زندگی اور مبلغین کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا

ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو۔۔۔۔ تبلیغ سلسلہ کے واسطے ایسے آدمیوں کے دوروں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔۔۔ اگر اسی طرح ۲۰ یا ۳۰ آدمی متفرق مقامات میں چلے جاویں تو بہت جلدی تبلیغ ہو سکتی ہے مگر جب تک ایسے آدمی ہمارے منشاء کے مطابق اور قناعت شعار نہ ہوں تب تک ہم ان کو پورے پورے اختیارات بھی نہیں دے سکتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ایسے قانع اور جفاکش تھے کہ بعض اوقات صرف درختوں کے پتوں پر ہی گذر کر لیتے تھے۔ تمام ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہیں۔۔۔ اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچاویں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۱)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہمیں دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلا رہے ہیں ہم میں سے ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ و دعوت الی اللہ میں کماحقہٗ حصہ لے ماہ اگست میں قادیان میں جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین کے داخلے شروع ہیں زیادہ سے زیادہ نوجوان اس میں داخلے کی کوشش کریں اور پھر نہایت جد و جہد اور محنت سے علم حاصل کریں اور دعوت الی اللہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ نیز حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں یہ عہد کریں کہ

پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں
محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

اللہ تعالیٰ ہمیں وقف زندگی کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قریشی محمد فضل اللہ)

خطبہ جمعہ

دعوت الی اللہ کا کام ایک مستقل کام ہے

ہر احمدی اپنے لئے فرض کرلے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام کے لئے وقف کرنا ہے

(قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تبلیغ و دعوت الی اللہ کی طرف پوری سنجیدگی سے خصوصی توجہ دینے کی تاکید اور نہایت اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۴؍جون ۲۰۰۴ء بمطابق ۴؍احسان ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام نن سپیٹ۔ ہالینڈ

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

اشهد ان لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشهد ان محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم–

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – اياک نعبد و اياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾

(سورۃ حٰم سجدہ:۳۴)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جو بات پسند ہے وہ یہ ہے کہ اس کی مخلوق شیطان کے چنگل سے نکل کر اس کی عبادت بجالانے والی ہو۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کھلی چھٹی دے دی، ٹھیک ہے تم میرے بندوں کو ورغلانے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو کرتے رہو، ان کو نیکی کی راہ سے ہٹانے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو کرتے رہو لیکن ساتھ یہ فرمادیا کہ میرے بندے جو نیکی پر قائم رہیں گے ان کو نیکی پر قائم رکھنے کے لئے میرے انبیاء دنیا میں آتے رہیں گے اور ان کے ماننے والوں میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو میری عبادت بجالانے والے اور میری طرف جھکنے والے اور مخلوق کو میری طرف لانے کا فریضہ انجام دینے والے ہوں گے۔ اور فرمایا کہ یہی لوگ ہیں نیکیوں پر قائم رہنے والے جو فلاح پانے والے ہوں گے۔ اور یہی لوگ ہیں جو میری ابدی جنتوں کے وارث ہوں گے جو لوگوں کو نیکی کی تلقین کرنے والے ہوں گے اور عبادات بجالانے والے ہوں گے۔ جس طرح کہ میں نے کہا اور نیک اعمال بجالانے والے ہوں گے اور اس درد کے ساتھ نیکیوں کی تلقین کرنے والے اور نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں گے کہ اے شیطان! تو ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ لیکن کیونکہ زبردستی کوئی نہیں ہے اس لئے ایسے بھی لوگ ہوں گے جو شیطان کے بہکاوے میں آجائیں گے، شیطان کی پیروی کر رہے ہوں گے۔ اور یہ لوگ نور کو چھوڑ کر ظلمات کی طرف جانے والے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ پھر آگ ہوگا۔ اور فرمایا کہ میں انہیں ضرور آگ میں ڈالوں گا۔

تو یہ دو قسم کے گروہ ہیں ایک اللہ کی عبادت کرنے والے اور ایک شیطان کے بہکاوے میں آنے والے۔ اور اللہ کی عبادت کرنے والے وہ ہیں جو درد کے ساتھ لوگوں کو بھی اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر یہ انعام اور احسان بھی فرمایا ہے کہ اس نے ہمیں اس گروہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی جو تمام انبیاء پر یقین رکھنے والا اور ان پر ایمان لانے والا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہادیٔ کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل فرمایا اور پھر یہ بھی انعام فرمایا کہ اس ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور عاشق کامل علیہ السلام کی جماعت میں بھی شامل فرمادیا اور اس لحاظ سے ہم اپنے آپ کو جتنا بھی خوش قسمت سمجھیں کم ہے اور اس احسان پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔ لیکن واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہم پر ایک ذمہ داری بھی ڈالتا ہے کہ جس قیمتی خزانے کو تم نے حاصل کیا ہے، جس لعل بے بہا کو تم نے پالیا ہے اس کو اپنے تک ہی محدود نہیں رکھنا بلکہ اس خزانے کو اور ان خزائن کو جو ہزاروں سال سے مدفون تھے، ان خزانوں کو جن کو حاصل کرنے کے بعد انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے، دوسروں تک بھی پہنچائیں، انہیں بھی شیطان کے چنگل سے آزاد کروائیں، اور اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بنائیں۔ اور اس حدیث پر عمل کرنے والے ہوں کہ جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔ ان کو بھی اس میں سے حصہ دو، اس خزانے کو، اس گوہر نایاب کو دبا کر ہی نہ بیٹھ جاؤ بلکہ اس کو دنیا کے ہر شخص تک پہنچاؤ۔ مسلمانوں کو بھی پہنچاؤ کہ وہ بھولے بیٹھے ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ کب کوئی مہدی اور مسیح آتا ہے اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور اسی انتظار میں وہ دجال کے دجل کے نیچے دبتے چلے جارہے ہیں اور نقصان اٹھاتے چلے جارہے ہیں۔ ہر طرف سے ان پر سختیاں ہیں۔ کچھ ان کو سمجھ نہیں آرہی کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ مسلمان اپنے ملکوں میں بھی آزادی سے سانس لینے کے حقدار نہیں ہیں۔ اپنے ملکوں میں بھی وہ وہی کچھ کرنے پر مجبور ہیں جو دجال ان سے کروانا چاہتا ہے۔ پھر جیسا کہ میں نے کہا یہ مسلمان خود غرض ملاؤں اور دجالی قوتوں کے پنجے میں پھنس کے ظلم کی چکی میں اس طرح پس رہے ہیں کہ جس کی کوئی انتہا نہیں اور ان ہوس پرست مُلّاؤں نے انہیں دین سے بھی دور کر دیا ہے اور مسلمان کہلانے کے باوجود خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی دور جاچکے ہیں۔ لیکن ایک احمدی کو کیونکہ عمومی طور پر انسانیت سے ہمدردی بھی ہے اور پھر مسلمانوں سے تو خصوصی طور سے ہمدردی ہونی چاہئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ ہم پر فرض بنتا ہے کہ ان کو ان اندھیروں سے نکالیں، ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں کہ مسیح اور مہدی کی جماعت میں شامل ہوجاؤ تو فلاح پاؤ گے۔

اسی طرح عیسائیوں اور دوسرے مذاہب والوں کو بھی اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔ ایک درد کے ساتھ ان کے لئے دعائیں کریں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بنائیں۔ دنیا میں تیزی سے تباہی آرہی ہے اور بڑی تیزی سے تباہی کی طرف دنیا بڑھ رہی ہے۔ اس کی نزاکت کے پیش نظر ہمیں اس طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی نظروں میں بہترین ٹھہر سکتے ہیں، تبھی ہم خیر امت ہونے کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

اپنی امت کے کسی شخص کے ذریعے کسی دوسرے شخص کے ہدایت پا جانے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس قدر خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ اس کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے۔ حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ بخدا تیرے ذریعے ایک آدمی کا ہدایت پاجانا، تیرے لئے اعلیٰ درجہ کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

(مسلم کتاب الفضائل۔ باب فضائل علی بن ابی طالب)

سرخ اونٹ اس زمانے میں بڑی قدر و قیمت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ جس طرح اس زمانے میں بڑی بڑی کاریں ہیں یا شاید اس سے بھی زیادہ۔ کیونکہ اس زمانے میں سفر کا ذریعہ خاص طور پر ریگستان میں، اور وہ ریگستانی علاقہ ہی تھا اونٹ ہی ہوتا تھا۔ تو فرمایا کہ دنیاوی لحاظ سے جو ایک اعلیٰ معیار ہے کسی انعام کا اس سے بڑھ کر کسی کی ہدایت کا باعث بن کر کسی کو سیدھے راستے پر لاکر تم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکتوں کے مورد ہوگے۔

غرض کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے کا دنیاوی نظر سے بھی کوئی مقابلہ نہیں ہے، کوئی موازنہ نہیں ہے۔ انسان کی سوچ سے ہی باہر ہے، اس لئے اس طرف بہت توجہ کریں۔ آپ لوگ جو ان ملکوں میں بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں بھی فرض بنتا ہے کہ اسلام کی تعلیم کو پہنچائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے

جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھادے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔

(ملفوظات جلد دوم ۔صفحہ ۲۱۹ جدید ایڈیشن)

دیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت میں یہ پیغام پہنچانے کا کس قدر جوش پایا جاتا ہے۔ پس ہمیں بھی اپنی ترجیحات کو بدلنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے معاملہ میں سنجیدہ ہونا چاہئے۔ تبھی ہم آپؑ کی بیعت میں شامل ہونے کے دعوے میں سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔

آج جہاد کے لئے ہمیں تلوار چلانے کے لئے نہیں بلایا جا رہا۔ آج ہمیں تیروں کی بوچھاڑ کے آگے کھڑے ہو کر اسلام کا دفاع کرنے کے لئے نہیں کہا جا رہا۔ آج ہمیں توپ کے گولوں کے آگے کھڑے ہونے کے لئے نہیں کہا جا رہا۔ آج ہم سے جو مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ صرف یہ ہے کہ اپنے مالوں کو بھی دین کی راہ میں خرچ کرو، اور اپنے وقت کو بھی دین کی راہ میں خرچ کرو۔ آج ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی حسین تعلیم کے وہ بے بہا خزانے دے دیئے ہیں جن کی مدد سے ہم دلائل کے ذریعہ سے دشمن کا منہ بند کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ ان دلائل کے سامنے آج نہ کوئی عیسائی ٹھہر سکتا ہے نہ یہودی، نہ ہندو اور نہ کوئی اور۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا ان دلائل کے ذریعہ سے ہی ہم معصوم مسلمان امت کو بھی مفاد پرست اور خود غرض اور نام نہاد علماء کے چنگل سے آزاد کروا سکتے ہیں جن کا کام صرف فتنہ پیدا کرنا اور فساد پیدا کرنا ہے۔ اور اب تو ان کے اپنے اخبار یہ کہہ رہے ہیں، سب کچھ لکھ رہے ہیں، روزانہ کے اخبار ان باتوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اور اللہ کے نام پر مُلّاں کا فساد زبان زد عام ہو چکا ہے خواہ پاکستان ہو یا بنگلہ دیش ہو یا ہندوستان ہو یا اور کوئی اسلامی ملک ہو، ہر جگہ مسلمانوں کو اسلام کی تعلیم سے دور ہٹایا جا رہا ہے اور مفاد پرست فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

اب گزشتہ کچھ عرصہ سے بنگلہ دیش میں بھی ایک بڑا فساد پیدا ہوا ہوا ہے۔ لیکن بنگلہ دیش کے عوام میں اس وقت باقی ملکوں کی نسبت سب سے زیادہ شرافت نظر آتی ہے اور اسی طرح اخبارات میں بھی کہ وہ مُلّاں کے خدا کے نام پر اس فساد کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر دے اور اگلا جرأتمندانہ قدم بھی اٹھانے کی توفیق دے اور ان کو اس قابل بنائے کہ اس زمانے کے امام کو بھی پہچان سکیں۔

اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی طرف بلانے کے لئے راستے بھی آسان کر دیئے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بھی مہیا کر دیا ہے۔ آج مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے 24 گھنٹے یہی کام ہو رہا ہے، 24 گھنٹے اس کام کے لئے وقف ہیں۔ پس اگر اپنے علم میں کمی بھی ہو تو اس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ضرورت توجہ کی ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔ پس ہمیں بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ وسائل بھی میسر ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ توجہ کریں۔ دنیا میں ہر احمدی اپنے لئے فرض کر لے کہ اس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک اس کام کے لئے وقف کرنا ہے۔ یہ میں ایک یا دو دفعہ کم از کم اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جب ایک رابطہ ہوتا ہے تو دوبارہ اس کا رابطہ ہونا چاہئے اور پھر نئے میدان بھی مل جاتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں پوری سنجیدگی کے ساتھ تمام طاقتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو ہر ایک کو پیش کرنا چاہئے۔ چاہے وہ ہالینڈ کا احمدی ہو یا جرمنی کا ہو۔ یا بیلجیم کا ہو یا فرانس کا ہو یا یورپ کے کسی بھی ملک کا ہو یا دنیا کے کسی بھی ملک کا ہو چاہے گھانا کا ہو افریقہ میں یا بورکینا فاسو کا ہو، کینیڈا کا ہو یا امریکہ کا ہو یا ایشیائی کسی ملک کا ہو، ہر ایک کو اب اس بارے میں سنجیدہ ہو جانا چاہئے اگر دنیا کو تباہی سے بچانا ہے۔ ہر ایک کو ذوق اور شوق کے ساتھ اس پیغام کو پہنچائیں، اپنے ہم وطنوں کو اپنے اس پیغام کو پہنچائیں، اور جیسا کہ میں نے کہا دنیا کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں۔ اس لئے اب ان کو بچانے کے لئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے۔ یا اسی پہ گزارا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اب تو جماعتوں کو ایسا پلان کرنا چاہئے، جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ ہر شخص، ہر احمدی اس پیغام کو پہنچانے میں مصروف ہو جائے۔ اور آپ لوگ جہاں اس کام سے دنیا کو فائدہ پہنچا رہے ہوں گے ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر کر رہے ہوں گے وہاں آپ کو بھی فائدہ ہوگا۔ اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہوں گے اور ثواب بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ ثواب اس پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔ اور جو شخص کسی برائی اور گمراہی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اس قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر اس برائی کرنے والے کو ہوتا ہے۔ (مسلم کتاب العلم باب من سن حسنة اور سیئة) تو دیکھیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اظہار کس طرح اپنے بندوں کو اپنی طرف بلانے والوں کو ثواب پہنچا رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہئے کہ جہاں تک ہو سکے، خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے۔ یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سے دھوکہ نہیں چلتا۔ جو اللہ تعالیٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دھوکہ دیتا ہے وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جاوے گا۔

پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے، یونہی چلی جاتی ہے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۶۳ ۔جدید ایڈیشن)

پس اگر اپنی عمروں میں برکت ڈالنی ہے، اللہ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو دنیا کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پیغام پہنچا دیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ”اے تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔“ (تریاق القلوب ۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴۱)

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک سچی تڑپ کے ساتھ نوع انسانی کی سچی ہمدردی اور امت محمدیہ کے ساتھ محبت کے جذبے کے تحت حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ پیغام دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے والا ہو اور ہم اُسے پہنچاتے چلے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آج کل، جیسا کہ پہلے میں نے کہا، ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ نکال دیا ہے، اپنے دوستوں کو اس سے متعارف بھی کرانا چاہئے۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ پیغام پہنچانے کے، تبلیغ کرنے کے بھی کوئی طریقے، سلیقے ہوتے ہیں۔ اس سچی تڑپ اور جوش اور جذبے کے ساتھ حکمت اور دانائی کا پہلو بھی مدنظر رہنا چاہئے۔ حکمت کے ساتھ اس پیغام کو پہنچانا چاہئے تا کہ دنیا پر اثر بھی ہو اور جس نیت سے ہم پیغام پہنچا رہے ہیں وہ مقصد بھی حاصل ہو، نہ کہ دنیا میں فساد پیدا ہو۔ اس لئے اس قرآنی آیت کو اس معاملے میں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

فرمایا: ﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ﴾ (النحل:۱۲۶)۔ یعنی اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

پس جو مختلف ذرائع ہیں ان کو استعمال کریں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا۔ لیکن مختلف لوگوں کی مختلف طبائع ہوتی ہیں ان طبائع کے مطابق ان کو نصیحت ہونی چاہئے، ان کو تبلیغ ہونی چاہئے۔ اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے جہاں فتنہ پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو دعائیں کرتے ہوئے کیونکہ اصل چیز تو دعا ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتی ہے تو اللہ سے دعائیں کرتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے ایسی جگہوں سے، پھر بچنا چاہئے، اٹھ جانا چاہئے عارضی طور پر۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ ان لوگوں کے لئے دعائیں کرنی بند کر دیں، بلکہ ان لوگوں کی ہدایت کے لئے مسلسل اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ”جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرائے میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس ﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے ﴿یُؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ﴾“ (البقرۃ:۲۷۰)۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۹ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۸)

جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ حکمت بھی اسے میسر آتی ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ چاہے اس لئے داعی الی اللہ کو ایک تبلیغ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کے آگے بہت جھکنے والا اور اس سے ہر وقت مدد مانگنے والا ہونا چاہئے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کی طرف کسی کو بلا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے واسطے سے ہی سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے دعوت الی اللہ کرنے سے پہلے بھی دعائیں کریں۔ اس دوران میں بھی دعائیں کریں اور ہمیشہ بعد میں بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہی جھکتے رہنا

چاہئے۔اور اس سے حکمت ودانائی اور اس کا فضل ہمیشہ طلب کرتے رہنا چاہئے۔اور جب اس طرح کام کو شروع کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ بے انتہا برکت پڑے گی۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مجادلہ حسنہ کا مطلب کیا ہے۔فرمایا: اس کا مطلب مداہنت نہیں ہے۔یعنی خوشامدانہ طور پر بزدلی سے بات چھپائی جائے یہ نہیں ہے۔بلکہ حکمت جرأت کے ساتھ بھی ہونی چاہئے۔فرمایا کہ: آیت ﴿جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ﴾ کا یہ منشا نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلاف واقعہ بات کی تصدیق کرلیں۔کیا ہم ایسے شخص کو جو خدائی کا دعویٰ کرے اور ہمارے رسول کو پیشگوئی کے طور پر کذاب قرار دے (نعوذ باللہ) اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو رکھے (نعوذ باللہ)۔راست باز کہہ سکتے ہیں؟ فرمایا" کیا ایسا کرنا مجادلہ حسنہ ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ منافقانہ سیرت اور بے ایمانی کا شعبہ ہے۔" (تریاق القلوب۔روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۵ حاشیہ)

بعض لوگ بعض دفعہ ماحول کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہر بات میں ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں یا کہہ دیتے ہیں کہ وقت کا تقاضا تھا، ہم سمجھتے تھے کہ اس وقت ہاں میں ہاں ملانے سے ان لوگوں کے ہمارے ساتھ ملنے کے امکانات زیادہ ہیں تو یہ غلط طریق ہے۔یہ بزدلی ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی کمی ہے۔اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ دلوں کو تو میں نے بدلنا ہے۔تمہارا کام صرف پیغام پہنچانا ہے۔اس لئے ایسے موقعوں پر بھی جرأت کا اظہار کرتے ہوئے کہ یہ غلط باتیں ہیں وہاں سے اٹھ جانا چاہئے۔اور ان لوگوں کا معاملہ پھر خدا پہ چھوڑنا چاہئے۔حضرت علیؓ کا قول ہے آپ نے فرمایا دلوں کی کچھ خواہشیں اور میلان ہوتے ہیں جن کی وجہ سے وہ کسی وقت بات سننے کے لئے تیار رہتے ہیں اور کسی وقت اس کے لئے تیار نہیں ہوتے۔اس لئے لوگوں کے دلوں میں ان میلانات کے تحت داخل ہو کر اسی وقت اپنی بات کہا کرو جب کہ وہ سننے کے لئے تیار ہوں۔اس لئے کہ دل کا حال یہ ہے کہ جب اس کو کسی بات پر مجبور کیا جائے تو اندھا ہو جاتا ہے یعنی بعض دفعہ لوگ بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔تو اس قول پر عمل کرنے کے لئے سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جس سے بھی آپ کا رابطہ ہو رہا ہے،جس کو بھی آپ نے تبلیغ کرنی ہے اس سے ذاتی تعلق ہو اور پھر یہ ذاتی تعلق اور ذاتی رابطہ مستقل رابطے کی شکل میں قائم رہنا چاہئے۔اور موقع کے لحاظ سے موقع پا کر کبھی کبھی بات چھیڑ دینی چاہئے جس سے اندازہ ہو کہ یہ لوگوں پر اثر کرے گی۔بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے یا تو بزدلی دکھا دی یا پھر جوش میں پیچھے ہی پڑ جاتے ہیں اور موقع و محل کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔اس سے جو تھوڑا بہت تعلق پیدا ہوا ہوتا ہے وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔اور جس کو آپ تبلیغ کر رہے ہیں اس کو بالکل ہی پرے دھکیل دیتے ہیں۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ بعض طبیعتیں ہوتی ہیں جن کا ذاتی میلان یا رجحان ہی دین کی طرف نہیں ہوتا۔ان کو اگر شروع میں ہی تبلیغ شروع کر دی جائے تو ان کا تو اس سے کوئی تعلق ہی نہیں وہ تو لامذہب لوگ ہیں،وہ تو بعض خدا پر بھی یقین کرنے والے نہیں ہوتے۔اپنے مذہب سے جو ان کا بنیادی مذہب ہے اس سے بھی دور ہٹے ہوئے ہوتے ہیں اور مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی تو وہ ہماری بات کیسے سنیں گے۔پہلے تو بات یہ ہے کہ ان کو مذہب پر یقین پیدا کروانا ہوگا،پہلے ان کو خدا کی پہچان کروانی ہوگی۔جب اس طرز پر باتیں ہوں گی تو نہ صرف ایک شخص جس کو آپ تبلیغ کر رہے ہیں اس پر اثر ہوگا بلکہ ماحول پر بھی اثر ہو رہا ہوگا۔اور ماحول میں بھی یہ اظہار ہو رہا ہوگا کہ یہ شخص خدا کا خوف رکھنے والا ہے اور خدا کی خاطر ہر کام کرنے والا ہے اور خدا کی خاطر خدا کی طرف بلانے والا ہے۔اس میں ایک درد ہے کہ خدا تعالیٰ کے بندے اس کے آگے جھکیں اور یہ کسی ذاتی مفاد کے لئے کام نہیں کر رہا۔اس بات سے کہ جو کچھ بھی ہے خدا تعالیٰ کی خاطر ہے اس کا ماحول پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے اور دعوت الی اللہ کے اور بھی مواقع میسر آ جاتے ہیں اور اس میں مزید آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:"ہمارے لوگ مخالفین سے سختی سے پیش نہ آیا کریں۔ان کی درشتی کا نرمی سے جواب دیں اور ملاطفت سے سلوک کریں۔چونکہ یہ خیالات مدت مدید سے ان کے دلوں میں ہیں رفتہ رفتہ ہی دور ہوں گے۔اس لئے نرمی سے کام لیں۔ اگر وہ سخت مخالفت کریں تو اعراض کریں۔مگر اس بات کے لئے اپنے اندر قوت جاذبہ پیدا کرو اور قوت جاذبہ اس وقت پیدا ہوگی جب تم صادق مومن بنو گے"۔(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۳۲)

اپنی طرف کھینچنے کے لئے،ایک کشش پیدا کرنے کے لئے کہ لوگ آپ کی طرف کھینچے چلے آئیں فرمایا کہ سچے مومن بنو گے جو تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیئے ہیں ان کو بجا لانے کی کوشش کرو گے تب اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شامل حال رہے گی اور لوگوں پر بھی اثر ہوگا۔اب دیکھیں کہ عیسائی پادری تبلیغ کرتے ہیں اکثر و بیشتر ایسے ہمدرد بن کے اپنی طرف مائل کر رہے ہوتے ہیں کہ لوگوں کو ان کی طرف رجحان ہو جاتا ہے۔خاص طور پر افریقہ میں بڑی ہمدردی سے لوگوں کے ساتھ پیش آ رہے ہوتے ہیں۔دل میں جو مرضی ہو یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ظاہری طور پر گاؤں میں جا کے ہمدردی کر رہے ہوتے ہیں،ان کی ضروریات کو پورا کر رہے ہوتے ہیں،ان کو پیغام پہنچا رہے ہوتے ہیں۔اور یہ سب کچھ وہ ایک جھوٹے مقصد کے لئے کر رہے ہیں جبکہ اصل سچائی ہمارے پاس ہے۔ہمیں تو اس طرف بہت زیادہ توجہ دینی چاہئے تاکہ انسانیت کو تباہی سے بچایا جا سکے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تبلیغ کے طریقے بتاتے ہوئے کہ کس طرح گفتگو کرنی چاہئے فرماتے ہیں کہ:" دنیا میں تین قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔عوام،متوسط درجے کے،امراء۔فرمایا کہ" عوام عموماً کم فہم ہوتے ہیں"۔ان کو استادین کا علم وغیرہ بھی نہیں ہوتا،سمجھ بھی نہیں ہوتی۔" ان کی سمجھ موٹی ہوتی ہے اس لئے ان کو سمجھانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔امراء کے لئے سمجھانا بھی مشکل ہوتا ہے کیونکہ وہ نازک مزاج ہوتے ہیں اور جلد گھبرا جاتے ہیں۔اور ان کا تکبر اور تعلّی اور بھی سدّ راہ ہوتی ہے"۔ایک تو ان کو اپنی دنیاوی پوزیشن کا بڑا خوف رہتا ہے۔دوسرے تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگ جاتے ہیں" اس لئے ان کے ساتھ گفتگو کرنے والے کو چاہئے کہ وہ ان کے طرز کے موافق ان سے کلام کرے یعنی مختصر مگر پورے مطلب کو ادا کرنے والی تقریر ہو۔قَلَّ وَدَلَّ۔مگر عوام کو تبلیغ کرنے کے لئے تقریر بہت ہی صاف اور عام فہم ہونی چاہئے۔رہے اوسط درجے کے لوگ،زیادہ تر یہ گروہ اس قابل ہوتا ہے کہ ان کو تبلیغ کی جاوے۔وہ بات کو سمجھ سکتے ہیں اور ان کے مزاج میں وہ تعلّی اور تکبر اور نزاکت بھی نہیں ہوتی جو امراء کے مزاج میں ہوتی ہے۔اس لئے ان کو سمجھانا بہت مشکل نہیں ہوتا"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۲۱،۱۲۲ جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے فرمایا چاہئے کہ:" جب کلام کرے تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے۔پھر بھی اتفاق ہو تو پھر سہی۔غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں۔کیونکہ آج کل خدا کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں۔اگر صحابہ اس زمانے میں ہوتے تو لوگ انہیں سودائی کہتے اور وہ انہیں کافر کہتے۔دن رات بیہودہ باتوں اور طرح طرح کی غفلتوں اور دنیاوی فکروں سے دل سخت ہو جاتا ہے۔بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔ایک شخص علی گڑھی غالباً تحصیلدار تھا میں نے اس کو کچھ نصیحت کی۔وہ مجھ سے ٹھٹھا کرنے لگا۔میں نے دل میں کہا میں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا۔آخر باتیں کرتے کرتے اس پر وہ وقت آ گیا کہ وہ یا تو مجھ پر تمسخر کر رہا تھا یا چیخیں مار مار کر رونے لگا۔بعض اوقات سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے شقی ہے" یعنی ظالم ہے سنگدل ہے" یاد رکھو ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے"۔ایک چابی ہے۔" بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔وہ مناسب طرز ہے۔" پھر آپ دواؤں کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کسی مریض کو کوئی دوا مفید ہوتی ہے اور کسی کو کوئی تو اس لحاظ سے دوائی بھی دینی چاہئے۔پھر فرمایا" ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔بیان کرنے والے کو چاہئے کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔انہیں کسی موقع پر کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنی چاہئے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۲۱ جدید ایڈیشن)

پھر تبلیغ کرنے والوں کے لئے ایک اور نسخہ بیان فرمایا کہ" اس کام کے واسطے وہ آدمی موزوں ہوں گے جو کہ مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ کے مصداق ہوں۔ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔پاکدامن ہوں،فسق وفجور سے بچنے والے ہوں،معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔کوئی مارے بھی تو مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ وفساد ہو جائے۔دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ اسے جوش دلانے والے کلمات بولے جس سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اس کے ساتھ آمادہ بہ جنگ ہو جائے"۔(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۸ جدید ایڈیشن) (یعنی لڑائی کی صورت پیدا ہو جائے)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں بھی مسلسل فرمایا کہ تھکنا نہیں۔دعوت الی اللہ کا کام ایک مستقل کام ہے،مستقل مزاجی سے لگے رہنے والا کام ہے اور یہ نہیں ہے کہ ایک رابطہ کیا یا سال کے آخر میں دو مہینے اپنے ٹارگٹ پورے کرنے کے لئے وقف کر دیئے۔بلکہ سارا سال اس کام پہ لگے رہنا چاہئے اور اس طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے۔اور جس آدمی کو پکڑیں اس کا پتہ لگ جاتا ہے کس مزاج کا ہے۔جو بھی آپ کے رابطے ہوتے ہیں پھر مسلسل اس سے رابطہ ہو۔آخر ایک وقت ایسا آئے گا یا تو آپ کو اس کے بارے میں پتہ لگ جائے گا کہ اس کا دل سخت ہے اور وہ ایسی زمین ہی نہیں جس پہ کوئی چھینٹا بارش کا اثر کر

سکے، کوئی نیکی کا اثر اس پر ہو، تو اس کو تو آپ چھوڑیں۔ لیکن بہت سارے ایسے ہیں جو آپ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے اس عمل کو مسلسل جاری رہنا چاہئے اور سو نہیں جانا چاہئے کہ جی کام سال کے آخر میں کر لیں گے۔

پھر جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں ان میں ایک بہت بڑی خوبی جس کی ضرورت ہے اور جس کے بغیر نہ جوش کام آسکتا ہے نہ تبلیغ کے لئے کسی قسم کا کوئی شوق کام آسکتا ہے، نہ تبلیغ کے طریقوں میں حکمت، دانائی اور علم کام آسکتا ہے وہ جو سب سے ضروری چیز ہے وہ ہے عمل۔ اس لئے میں نے جو پہلی آیت تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی تعریف کر کے یہ بھی فرمایا کہ صرف وہ نیکی کی طرف بلاتے ہی نہیں ہیں بلکہ نیک اعمال خود بھی بجالانے والے ہیں۔ ان کے قول و فعل میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ یہ نہیں کہ وہ خود کچھ کر رہے ہوں اور لوگوں کو کچھ کہہ رہے ہوں۔ اور جب ان کا قول و فعل ایک جیسا ہوگا تو تبھی وہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ بات کہنے کے بھی حقدار ہوں گے کہ ہم کامل فرمانبرداروں میں سے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ تو غیب کا علم جانتا ہے۔ وہ تو ہمارے سینوں میں چھپی ہوئی باتوں کا خوب علم رکھتا ہے۔ ہر بات اس کے علم میں ہے۔ اگر ہمارے قول و فعل میں تضاد ہوگا تو وہ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو، تم کامل فرمانبرداروں میں نہیں ہو کیونکہ تمہارے قول و فعل میں تضاد ہے۔ کہتے کچھ ہو کرتے کچھ ہو۔ اس لئے ایمان لانے والوں کو دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ نصیحت فرمائی کہ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾ (الصف: ۳-۲)۔ کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم کیوں وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کو تو دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ لوگوں کی آنکھوں میں تو دھول جھونکی جا سکتی ہے۔ اپنی ظاہری پاکیزگی کا اظہار کر کے لوگوں سے تو واہ واہ کروائی جا سکتی ہے۔ لوگوں کو تو علم نہیں ہوتا، نیکی کا ظاہری تاثر لے کر وہ کسی کو عہدیدار بنانے کے لئے ووٹ بھی دے دیتے ہیں اور عہدیدار بن بھی جاتے ہیں۔ پھر بڑھ بڑھ کر داعیان میں اپنے نام بھی لکھوا لیتے ہیں۔ لیکن اس کا فائدہ کیا ہوگا۔ کیونکہ تمہارے قول و فعل میں تضاد ہوگا اس وجہ سے تم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں گنہگار ہو گے۔ فائدہ کی بجائے الٹا نقصان ہے۔ اس لئے ہر ایک کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ کام میں برکتیں بھی اس وقت پڑتی ہیں جب نیتیں صاف ہوں۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اسلام کی حفاظت اور سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے سب سے اول تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۱۵ جدید ایڈیشن)

تو ہر داعی الی اللہ کو، ہر تبلیغ کرنے والے کو، ہر واقف زندگی کو، ہر عہدیدار کو اور کیونکہ دنیا کی نظر ایک جماعت کی حیثیت سے جماعت کے ہر فرد پر ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا ایک نمونہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی ہماری مدد فرمائے اور ہماری زندگیوں میں بھی اس کے فضل کے آثار ظاہر ہوں۔ جب یہ عملی نمونے ہم دکھانے شروع کر دیں گے اور دکھانے کے قابل ہو جائیں گے اور ہر شخص خواہ وہ کسی عمر کا ہو اور کسی پیشے سے تعلق رکھتا ہو، اپنے ماحول میں اس پاک تبدیلی کے ساتھ تبلیغ میں جت جائے گا تو تب ہی ہم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ اور احمدیت کے جھنڈے کو جلد از جلد دنیا میں گاڑ سکتے ہیں۔

ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ کہ: ”اپنے پائے اور اپنے طبقے کے لوگوں کو احمدی بنائیں۔ زمیندار زمیندار کو احمدی بنائیں، وکیل وکیل کو، ڈاکٹر ڈاکٹروں کو، انجینئر انجینئروں کو، پلیڈر پلیڈروں کو۔ اسی طرح چند سالوں میں ایسا عظیم الشان تغیر پیدا کیا جا سکتا ہے کہ طوفان نوح بھی اس کے سامنے مات ہو جائے“۔ (الفضل ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مدینے کی کیا حالت ہوگئی، ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے۔ پس اس تبدیلی کو مدنظر رکھو اور آخری وقت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ آنے والی نسلیں آپ لوگوں کا منہ دیکھیں گی۔ اور اسی نمونے کو دیکھیں گی۔ اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو تعلیم کا حاصل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے۔ انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے۔ وہ نمونے سے بہت جلد سبق لیتا ہے۔ ایک شرابی اگر کہے کہ شراب نہ پیو ایک زانی کہے کہ زنا نہ کرو۔ ایک چور دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو تو ان نصیحتوں سے دوسرے کیا فائدہ اٹھائیں گے۔ بلکہ وہ تو کہیں گے کہ بڑا ہی خبیث ہے وہ جو خود کرتا ہے اور دوسروں کو اس سے منع کرتا ہے۔ جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اسکا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کو چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسے واعظوں نے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے“۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۱۸ جدید ایڈیشن)

تو جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا خود کسی بدی میں مبتلا ہو کر دوسرے کو اس بدی سے کس طرح روک سکتے ہو۔ کسی کو کس طرح راستہ دکھا سکتے ہو اگر خود ہی اس راستے کو نہ دیکھا ہو۔ جس شخص کو بھی آپ نصیحت کر رہے ہوں وہ کہے گا پہلے اپنے آپ کو تو سنبھالو، اپنے گھر کی خبر لو، مجھے تم کہہ رہے ہو کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور خود تمہارا یہ حال ہے کہ نمازوں کے اوقات میں مجلسیں لگا کر بیٹھے رہتے ہو یا اپنے دنیاوی دھندوں میں مشغول رہتے ہو، اللہ تعالیٰ کا حکم جو تم مجھے بتا رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرو، اس کا خیال رکھو اور تمہاری بیوی کا یہ حال ہے کہ دوسرے گھروں میں بتاتی پھرتی ہے کہ تم انتہائی ظالم خاوند ہو۔ اس پر دست درازی کرتے ہو، اس کو مارتے پیٹتے ہو۔ تم ایک ظالم سسر ہو، اپنی بہو پہ بھی ہاتھ اٹھانے سے دریغ نہیں کرتے۔ وہ تمہیں کہے گا جس کو بھی تبلیغ کر رہے ہو کہ اپنی بیوی کو بھی سمجھاؤ، اپنے گھر کی بھی خبر لو کہ وہ بھی ان احکامات پر عمل کرے اور اپنی بہو سے حسن سلوک کرے۔ تم خود تو پہلے اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا کرو، تمہارے ہمسائے تو تم سے تنگ آئے پڑے ہیں۔ تم خود تو اپنے ماں باپ کے حقوق ادا کرو۔ تمہارے ماں باپ تو تم سے سخت نالاں ہیں، ناراض ہیں کہ تم بڑھاپے میں ان سے بدتمیزی سے پیش آتے ہو۔ تم اپنے کاروباری ساتھی کو جو دھوکہ دے رہے ہو پہلے اس سے تو معاملہ صاف کرو۔ تم اپنے افسروں اور ماتحتوں کے جو حقوق دبائے بیٹھے ہو پہلے وہ تو ادا کرو۔ جو زیر تبلیغ ہے پہلے یہ ہی کہے گا اگر اس کو آپ کا علم ہے کہ جب تم اپنے اندر سب تبدیلیاں پیدا کر لو گے تو پھر مجھے نصیحت کرنا، مجھے بھی اپنی جماعت کی خوبیاں بیان کرنا، مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا۔ ورنہ تم خود اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق، قرآن کی تعلیم کے مطابق گنہگار ہو، مجھے کیا راستہ دکھاؤ گے۔

پس استغفار کا مقام ہے، بہت زیادہ استغفار کا مقام ہے۔ جو کوتاہیاں اور غلطیاں ہم سے ہو چکی ہیں ان کی اللہ سے معافی مانگیں۔ اس کے سامنے جھکیں یہ عہد کریں کہ ہم سے جو ظلم ہوئے ان سے محض اور محض رحم فرماتے ہوئے صرف نظر فرما اور آئندہ ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں اور ہم تیرے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں اور جو کام تو نے ہمارے سپرد کئے ہیں ان کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ یاد رکھیں کہ ذاتی نمونے کی طرف لوگوں کی بہت توجہ ہوتی ہے، بہت نظر ہوتی ہے۔ کئی واقعات ایسے ہیں۔ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ وہ احمدیت کے بہت قریب تھا، بیعت کرنے کے بہت قریب تھا، لیکن اس کے ایک احمدی عزیز نے اس سے ایک بہت بڑا دھوکہ کیا جس کی وجہ سے وہ باوجود جماعت کو اچھا سمجھنے کے احمدیت قبول کرنے سے انکاری ہو گیا۔ تو بہرحال یہ تو اس کی بدقسمتی تھی، شامت اعمال تھی جس کی وجہ سے اس کو موقع نہیں ملا۔ لیکن اس احمدی کا نام بھی اس کی اس بدی کے ساتھ لگ گیا۔ اس لئے اس حدیث کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہدایت کی طرف بلاؤ اور ہدایت کی طرف بلانے والے کا اجر سرخ اونٹوں کے حاصل کرنے سے زیادہ ہے۔ دینی اور دنیاوی انعامات سے اللہ تعالیٰ نوازتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو یا حقوق العباد کے متعلق ہو بچو“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۰۳ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ عہد بیعت کو نبھانے والے بنیں۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اپنے اوپر بھی لاگو کریں اور دنیا کو پہنچانے والے بھی ہوں۔ اور جلد سے جلد اسلام کا غلبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ آمین

❀❀❀❀❀❀❀

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ

دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے۔

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AutoTraders

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان 2248.1652, 2248.5222

2243.0794

رہائش: 2237-8468, 2237-0471

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورۂ جرمنی کی بعض جھلکیاں

مسجد بیت الطاہر (کوبلنز) کا افتتاح اور احباب جماعت سے خطاب

اس مسجد کی جو خوبصورتی ہے اور آپ کی قربانی کا جو اصل مقصد ہے وہ تبھی پورا ہوگا جب یہ نمازیوں سے بھی بھری رہے گی۔

واقفین نو بچوں اور بچیوں، مجلس عاملہ جرمنی اور ریجنل امراء، ہیومینیٹی فرسٹ کے ممبران اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کی ممبرات کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں۔

قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے والے بچوں کی تقریب آمین۔ مجلس انصار اللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں شمولیت اور انصار سے خطاب

انصار اللہ کی بڑی ذمہ داری اولاد کی تربیت ہے اور اس کے لئے انصار کو اپنا عملی نمونہ دکھانا ہوگا۔

سینکڑوں افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(رپورٹ: اخلاق احمد انجم)

۲۳ رمئی ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں پڑھائی۔ صبح نو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

پونے بارہ بجے تک ۳۲ فیملیز ۱۶۹ ر احباب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ایک بجے دوپہر جرمنی کے ایک خوبصورت شہر کوبلنز کے لئے روانگی ہوئی۔ کوبلنز میں جماعت احمدیہ جرمنی کو سو مساجد کی سکیم کے تحت ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ اس مسجد کے افتتاح کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا بھی ہمراہ تھیں۔ ایک گھنٹے کے سفر کے بعد دو بج کر پانچ منٹ پر مسجد "بیت الطاہر" کوبلنز میں ورود فرمایا تو ریجن کی جماعتوں کے مردوزن اور بچے بچیاں ترانے پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور جب کار سے باہر تشریف لائے تو ریجنل امیر صاحب اور عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا اور ایک بچے نے پھولوں کا گلدستہ حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور انور نے تمام احباب جماعت کو السلام علیکم کہا اور پھر رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

دو بج کر ۲۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ مسجد میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور انور نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں نمایاں خدمت کرنے والے احباب کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں اور اس کے بعد حضور انور نے مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

"الحمد للہ کہ آپ کو اس شہر میں سو مساجد کی تکمیل کے سلسلہ میں اپنی اس مسجد کو مکمل کرنے کی توفیق ملی اور آپ نے جو ایک عہد اور وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا۔ تمام احباب جماعت جنہوں نے اس میں حصہ لیا، کچھ کو سرٹیفکیٹ مل گئے شکریہ کے طور پر، کچھ کو نہیں ملے۔ لیکن یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی ہر ایک پر نظر ہے۔ اس نیک کام کے لئے اور اس نیک مقصد کے لئے اصل سرٹیفکیٹ جو ملنا ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنا ہے۔ اس لئے جن کو کچھ نہیں ملا وہ دل برداشتہ نہ ہوں اور ہمیشہ یہ ذہن میں رکھیں کہ ہم نے جو کام خدا کی خاطر کیا ہے اس کا اللہ تعالیٰ ہی انشاء اللہ اجر دے گا اور ہمیشہ دیتا ہے۔

فرمایا: مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہیں۔ یہ واحدانیت کا ایک سنبل (Symble) ہیں۔ خدائے واحد کی یہاں آ کے عبادت کی جاتی ہے اور اُس کے آگے جھک کر اُس سے ساری مناجات کی جاتی ہیں۔ اپنی تمام تر ضروریات کے لئے انسان اُسی کی طرف جھکتا ہے، اُسی سے مانگتا ہے۔

فرمایا: نمازیں تو پہلے بھی میرا خیال ہے یہاں پڑھی جاتی ہوں گی۔ نماز سنٹرز ہوں گے لیکن ایک خاص مقصد کے لئے ایک عمارت کو بنانا اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ یہاں کے رہنے والے اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اظہار کے لئے ایک علامت کے طور پر ایک عمارت کھڑی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ وہ مقصد آپ سب لوگ حاصل کرنے والے بنیں۔

حضور انور نے فرمایا: مساجد کے لئے ایک ضروری چیز اس کی صفائی اور پاکیزگی بھی ہے اور اس میں ظاہری صفائی بھی ہے اور باطنی صفائی بھی ہے۔ ظاہری صفائی کے لئے تو آپ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس مسجد کے ماحول میں بھی ایسی صفائی ہو کہ ہر دیکھنے والا، ہر غیر جو یہاں آئے اُس کی نظر پڑتے ہی اُس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو کہ مَیں دیکھوں یہ اتنی خوبصورت چیز ہے، یہ ہے کیا؟ یہاں کے Lawn بھی اچھے Maintain کئے ہوں، یہاں کی ڈرائیو وے یا سڑکیں یا Terris یا جو بھی پکی جگہیں آپ نے بنائی ہوئی ہیں وہ بھی اچھی طرح صاف ستھری ہوں۔ کوئی پتا، کوئی کاغذ، کوئی گند کبھی نظر نہ آ رہا ہو۔ اور اسی طرح مسجد کے اندر کا جو حصہ ہے، ہال کے اوپر نیچے کا اس کی بھی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ آپ کی جو نماز پڑھنے کی جگہ ہے، قالین ہے یا جائے نماز ہیں وہ بالکل صاف ستھرے ہوں۔

فرمایا: مٹی تو خیر یہاں نہیں ہوتی لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ آہستہ آہستہ اگر صفائی نہ کی جائے تو بڑے باریک ذرّات مٹی کے اس میں جذب ہوتے جاتے ہیں جو پھر نماز پڑھنے والوں کے لئے تکلیف کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے یہ تو ایک ظاہری صفائی ہے اور یہ ظاہری صفائی جو ہے یہ باطنی صفائی پر بھی اثر ڈالتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ جب نماز پڑھنی شروع کریں تو اس سے پہلے وضو کریں اور کپڑوں کو بھی صاف رکھیں سوائے اشد مجبوری کے۔ تاکہ ایک تو ظاہری طور پر ہمارا جسم بھی صاف ہو۔ اس سوچ کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو رہے ہوں کہ ہم اندر اور باہر سے پاک ہو کے آ رہے ہیں۔ اللہ کے حضور حاضر ہو رہے ہیں۔ اور باطنی صفائی اس وقت ہوتی ہے جب انسان کے دل میں مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کی خواہش پیدا ہو۔ اور اپنے آپ کو پابند کرے کہ مَیں نے ان احکامات پر ضرور بضرور عمل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے ساتھ ساتھ اپنے بندوں کے بھی حقوق رکھے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے حضور آپ حاضر ہو رہے ہوں اور ظاہر یہ ہو کہ پاک دل کے ساتھ حاضر ہو رہے ہیں لیکن آپس میں دل ہمارے ایک نہ ہوں، ایک دوسرے کے لئے دل میں رنجشیں ہوں۔ ایک دوسرے کے لئے خواہش ہو کہ کسی نہ کسی طرح مَیں اس کی ٹانگ کھینچنے کی کوشش کروں۔ تو اس سے پھر دل پاک نہیں کہلا سکتے۔ اور ایسے دلوں کی پھر دعائیں بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔ الفاظ تو میرے ہیں مفہوم یہی ہے کہ اگر تمہارے دل میں کسی کے خلاف بھی نفرت یا بغض ہے تو تمہاری دعا کبھی قبول نہیں ہوگی۔ اس لئے اپنا سینہ پہلے پاک کرو پھر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو۔ اور پھر دیکھو کہ وہ خدا، واحد و یگانہ خدا، وہ دعاؤں کو سننے والا خدا، وہ مشکلات کو دُور کرنے والا خدا کس طرح تمہاری مشکلات کو بھی دُور کرتا ہے، تمہاری دعاؤں کو بھی سنتا ہے۔

پھر مسجد تو بنا دی بڑی خوبصورت بنا دی اور بڑی قربانی کر کے بنائی لیکن اس کی آبادی بھی اب آپ کا کام ہے۔ یہ نہیں ہے کہ صرف جمعہ کے دن مسجد کھلے یا دن میں ایک دفعہ نماز کے لئے حاضر ہوں۔ کسی نہ کسی کی ڈیوٹی لگی رہنی چاہئے۔ پانچوں وقت نماز کے لئے یہ مسجد کھلی رہنی چاہئے چاہے کوئی نمازی آتا ہے یا نہیں آتا۔ اور آپ لوگ بھی یاد رکھیں جو لوگ اس علاقے میں رہتے ہیں، دو سو سے اوپر کہتے ہیں جماعت ہے یہاں کی۔ تو اللہ تعالیٰ کا حکم نماز قائم کرنے کا ہے۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا ہے اس لئے اس مسجد کی جو خوبصورتی ہے اور آپ کی قربانی کا جو اصل مقصد ہے وہ تبھی پورا ہوگا جب یہ نمازیوں سے بھی بھری رہے۔ اس لئے اس طرف خاص طور پر توجہ دیں کہ نمازوں میں کسی قسم کی سستی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ اور یہ مسجد جو بنائی ہے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق دے۔ مسجد کے بنانے میں جنہوں نے قربانیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا دے، ان کے اموال اور نفوس میں بے انتہاء برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔ جزاک اللہ۔

خطاب کے بعد حضور انور لجنہ ہال میں تشریف لے گئے اور وہاں پر موجود خواتین کو السلام علیکم کہا اور ہال کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دفاتر اور Basement کا بھی معائنہ فرمایا اور حاضرین کے لئے تیار کئے گئے کھانے کا بھی جائزہ لیا۔ اس کے بعد حضور اپنی قیامگاہ میں تشریف لے گئے۔

پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کے احاطہ میں سیب کا ایک پودا اپنے دست مبارک سے لگایا۔ اس کے بعد واقفین نو بچوں کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور ان میں چاکلیٹ اور قلم تقسیم فرمائے۔ پھر وہاں پر موجود خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور تمام خواتین کو ہاتھ ہلا کر السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں ترانہ پیش کرنے والی بچیوں کی طرف تشریف لے گئے اور ان سے بھی شفقت کا سلوک فرماتے ہوئے انہیں اپنے دست مبارک سے پین اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد میں بچوں کا ایک گروپ حضور انور سے برکات حاصل کرنے کے لئے وہاں جمع ہو گیا جن کو حضور انور ایدہ اللہ نے پیار کیا اور چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

اس کے بعد عاملہ کے ممبران کو حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت ملی۔

پانچ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے اختتامی دعا کروائی اور فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

یہ سفر دریائے رائن کے کنارے خوبصورت وادی کے بیچوں بیچ واقع موٹروے پر تھا۔ دریا کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے ایک دو مقامات پر قافلہ رکا اور امیر صاحب جرمنی نے ان مقامات کا تعارف کروایا۔ دریا کے پار دو قلعوں کا بھی امیر صاحب نے تعارف کروایا اور بتایا کہ ان دو قلعوں کے مالک دو بھائی تھے جو ایک دوسرے کے قلعہ پر قبضہ کرنے کے لئے ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار رہتے تھے۔ دونوں قلعوں کے درمیان ایک دیوار موجود ہے جو کہ دونوں قلعوں کے درمیان فصیل کا کام دیتی ہے۔

دوسرا سٹاپ Lorrely کے مقام پر تھا۔ یہ بڑا خوبصورت منظر ہے۔ دریا کے پار پہاڑوں پر جھنڈے نصب ہیں اور دریا موڑ لیتا ہے۔ اس جگہ کا نام ایک مشہور مغنیہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔

بعد ازاں Kaub نامی قلعہ پر تھوڑی دیر کے لئے قافلہ رُکا۔ یہاں پر ممبران قافلہ کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے خوبصورت مناظر کی تصاویر اور ویڈیو بھی بنائی۔ پھر ممبران قافلہ کو یہ سعادت بخشی کہ خود تصویر کھینچی اور اسی طرح ممبران کو اپنے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی عطا فرمایا۔

اس کے بعد ایک اور قلعہ میں جانے کا پروگرام تھا۔ اس قلعہ کا نام Reichentein ہے۔ یہاں پر حضور انور ایدہ اللہ نے تقریباً ایک گھنٹہ گزارا۔ ترجمان اور گائڈ کے ہمراہ قلعہ کی تفصیلی سیر کی اور ویڈیو فلم بنائی۔

۸ بج کر ۵ منٹ پر قلعہ سے باہر نکلے اور فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ ۹ بجے کے قریب حضور نے بیت السبوح میں ورود فرمایا اور ۹ بج کر ۳۰ منٹ پر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

۲۴ رمئی ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں پڑھائی۔ دس بج کر ۱۵ منٹ پر حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ۴۲ خاندانوں کے ۱۴۷ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

شام کو پانچ بجے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوبارہ اپنے دفتر میں تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۵۸ فیملیز کے ۲۵۷ افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ۹ بج کر ۳۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب و عشاء بیت السبوح میں پڑھائیں۔ اور اس طرح آج کے دن کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

۲۵ رمئی ۲۰۰۴ء بروز منگل:

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ بج کر ۳۵ منٹ پر نماز فجر بیت السبوح میں پڑھائی۔ دس بج کر ۱۵ منٹ پر حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ جس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ۴۴ فیملیز کے ۲۰۳ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

پونے دو بجے حضور انور نے نماز ظہر اور عصر پڑھائیں۔

۵ بج کر ۱۵ منٹ پر حضور انور دوبارہ دفتر میں تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو رات ۹ بجے تک جاری رہا۔ اس دوران ۵۹ فیملیز کے ۲۶۳ افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

۹ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

۲۶ رمئی ۲۰۰۴ء بروز بدھ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر ۴ بج کر تیس منٹ پر بیت السبوح میں پڑھائی۔ قریباً دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ جس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور حضور انور نے ۴۰ فیملیز کے ۱۸۰ افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ مسجد میں تشریف لائے اور نماز سے قبل عزیزم سلمان ظفر ساہی آف جرمنی کی نماز جنازہ حاضر اور بعض دوسرے مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ دوبارہ اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ۵۶ فیملیز کے ۲۶۸ افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

۹ بج کر ۴۵ منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

۲۷ رمئی ۲۰۰۴ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں ۴ بج کر تیس منٹ پر پڑھائی۔ دس بجے حضور انور اپنے دفتر میں تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ جس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا جو دو گھنٹے تک جاری رہیں۔ حضور انور نے ۳۰ فیملیز کے ۱۱۹ افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔

۹ بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

۲۸ رمئی ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں ساڑھے چار بجے پڑھائی۔

ایک بج کر ۳۰ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور گراس گراؤ کے لئے روانگی ہوئی۔ ۲ بج کر ۱۰ منٹ پر گراس گراؤ آمد ہوئی جہاں ریجنل امیر صاحب اور لوکل عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا جس کے بعد حضور انور ہال میں تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور نے آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ کے حوالے سے بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مالی قربانی کی ترغیب دلائی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ مال خرچ کرنے سے نہیں گھبراتے۔ حضور نے مزید فرمایا کہ نیکیاں بجالانے کی ہرگز توفیق نہیں مل سکتی جب تک کہ دل کی کنجوسی اور بخل دور نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ جتنی آمد ہے اور جتنا بجٹ لکھواتے ہو وہ سب تمہارا خدا جانتا ہے۔ اس لئے خدا سے معاملہ صاف رکھو۔ آپ نے افراد جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ اپنے چندوں کے حساب کو ہمیشہ صاف رکھیں پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کس طرح نازل ہوتے ہیں۔

خطبہ کے آخر پر آپ نے ایک اہم فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی اور خاص طور پر احمدی خواتین کو زیور پر زکوٰۃ ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد سکول کے ڈائریکٹر Mr.Krischin Schmith سے ملاقات کا پروگرام تھا۔ ڈائریکٹر صاحب نے اپنے دفتر کے باہر حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس موقعہ پر حضور انور نے ڈائریکٹر سکول کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے سکول کا ہال جماعت کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے دیا۔ حضور نے اس سکول میں زیر تعلیم احمدی طلباء کے رویہ اور پراگرس کے بارہ میں دریافت فرمایا تو ڈائریکٹر صاحب نے احمدی طلباء کی تعریف کی اور بتایا کہ وہ Well Behaved ہیں۔ ڈائریکٹر صاحب اور حضور انور کی بڑے خوشگوار ماحول میں گفتگو جاری رہی۔

اس کے بعد حضور انور نے ایک یادگاری شیلڈ انہیں تحفہ کے طور پر دی۔

پونے چار بجے بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی اور پانچ بجے شام بیت السبوح ورود فرمایا۔

چھ بجے نیشنل مجلس عاملہ جرمنی اور ریجنل امراء کے ساتھ میٹنگ کے لئے حضور انور مسجد بیت السبوح میں تشریف لائے اور عاملہ کے ممبران کے کاموں کا جائزہ لیا۔ خاص طور پر نمازوں میں پراگرس کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات دیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو لوگ مسجد سے رابطہ رکھتے ہیں ان تک تو باتیں پہنچ جاتی ہیں۔ جو رابطہ نہیں رکھتے ان کی تربیت کے لئے زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔

پھر حضور انور نے بعض امور کا ذکر کر کے فرمایا کہ دینی مسائل کا مبلغین کے مشورہ کے بغیر جواب نہ دیا جائے۔ فرمایا کہ ہر ایک کو فتوے دینے کا حق نہیں۔ دینی مسائل تو افتاء کو Refer کئے جائیں۔

پھر حضور انور نے دعوۃ الی اللہ کے کاموں کا تفصیل سے جائزہ لیا اور نومبائعین کی تربیت کے بارہ میں ہدایات دیں۔ یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے شام تک جاری رہی۔ میٹنگ کے بعد نیشنل مجلس عاملہ اور مبلغین اور ریجنل امراء کو حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے فوراً بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں ہیومینٹی فرسٹ کے ممبران کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے ان کے کاموں کی تفصیل دریافت فرمائی اور ہدایات دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس میٹنگ کے حوالہ سے احمد یحییٰ صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ یوکے سے دریافت کریں کہ آپ کے لئے کیا منصوبہ ہے۔ نیز فرمایا کہ بورکینافاسو جائیں اور وہاں جا کر جائزہ لیں کہ وہاں کیا کیا کام ہیں اور آپ کیا کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے چیئرمین صاحب سے فنڈ زاکٹھے کرنے کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا اور ایران کے زلزلہ کے ضمن میں حضور انور کی اپیل کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ جرمنی نے اس موقع پر کیا کارروائی کی۔ میٹنگ کے بعد ممبران ہیومینٹی فرسٹ کو حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ اماء اللہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ کے لئے تشریف لے گئے جو ۹ بجے شام تک جاری رہی۔ ۹ بج کر ۴۰ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور آج کے معروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

۲۹ رمئی ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں ۴ بج کر تیس منٹ پر پڑھائی۔ دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ جس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ حضور انور نے آج ۴۰ فیملیز کے ۲۰۰ افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر وعصر بیت السبوح میں پڑھائیں۔ اور نمازوں کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کی بنی عطیۃ الشافی کے نکاح کا اعلان فرمایا جو مکرم ظفر اللہ خان صاحب ابن مکرم زبیر خلیل خان صاحب جنرل سیکرٹری جرمنی سے طے پایا ہے۔

حضور انور نے دونوں خاندانوں کی خدمات کا ذکر فرمایا اور ہدایت اللہ ہبش صاحب کی بچیوں کے اخلاص اور نیکی کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کو نیکی اور اخلاص میں مزید بڑھائے اور ان کی نسلوں میں بھی یہ اخلاص جاری رہے۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دونوں خاندانوں کو نکاح کی مبارکباد دی اور شرف مصافحہ بخشا۔

شام پانچ بجے حضرت امیر المومنین دوبارہ اپنے دفتر تشریف لائے اور ۲۶ فیملیز کے ۱۱۱ افراد کو شرف ملاقات بخشا۔

سات بج کر دس منٹ پر واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاسوں میں شرکت کے لئے حضور انور MTA کے مبشر سٹوڈیو میں تشریف لائے۔ پہلے واقفات نو بچیوں کی کلاس ہوئی جو ۸ بج کر ۱۵ منٹ تک جاری رہی۔ ان کلاسز میں بچوں اور بچیوں نے نظمیں، تقاریر اور ترانے وغیرہ پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تمام بچوں کو اپنے دست مبارک سے قلم اور بچیوں کو قلم کے ساتھ حجاب بھی عطا فرمائے۔

بچوں کی کلاس میں ایک بچے عزیزم لقمان احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ "یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ" بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

۹ بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور اس طرح آج کی معروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

۳۰ رمئی ۲۰۰۴ء بروز اتوار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر

بیت السبوح میں ۸بج کر تیس منٹ پر پڑھائی۔ دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ جس کے بعد فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ آج حضور انور نے ۷۴ فیملیز کے ۲۴۱ افراد کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔

شام پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۲۵ فیملیز کے ۱۱۶ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

پونے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

۳۱ مئی ۲۰۰۴ء بروز سوموار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السبوح میں ۴بج کر تیس منٹ پر پڑھائی۔

گیارہ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ مجلس انصار اللہ جرمنی کے ۲۴ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں شرکت کے لئے ہمبرگ تشریف لے گئے اور ۵۵۔۱۱ بجے مقام اجتماع میں ورود فرمایا جہاں صدر صاحب کے ساتھ منتظم اعلیٰ اجتماع بھی موجود تھے۔ ہال کے گیٹ پر موجود مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران کو حضور انور ایدہ اللہ نے شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد تھوڑی دیر کے لئے Waiting Room میں تشریف فرما ہوئے جہاں حضور انور نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ سے اجتماع کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

۱۲ بجے حضور انور ایدہ اللہ اجتماع گاہ میں رونق افروز ہوئے اور تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم منیر احمد صاحب منور مبلغ سلسلہ ہمبرگ نے کی۔ تلاوت و جرمن ترجمہ مکرم امجد احمد صاحب نے پیش کیا۔ رفیق شاکر صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام 'عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ' مترنم آواز میں پڑھ کر سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اول اور دوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔

ایک بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے انصار اللہ سے خطاب فرمایا اور انصار اللہ کو ان کے اغراض و مقاصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انابت الی اللہ اور عاجزی سے توبہ و استغفار کرنے اور خدا کے حضور جھکنے کی تلقین فرمائی۔

آپ نے فرمایا: انصار اللہ کی عمر ایسی ہے جس میں انسان داخل ہوتا ہے تو طبعاً خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا: احمدی جس نے زمانے کے امام کے ساتھ عہد بیعت باندھا ہے اس کا دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بھرا ہونا چاہئے۔ ۴۰ سال کے بعد ایک واضح تبدیلی ہو کہ ہر شخص کو محسوس ہو کہ اس شخص میں انقلاب آگیا ہے۔

حضور انور نے نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ نیز فرمایا کہ مساجد پانچ وقت نمازوں کے لئے کھلی رہنی چاہئیں اور انصار کی حاضری سو فیصد ہونی چاہئے۔ جہاں مجبوری ہو وہاں انفرادی طور پر گھروں میں نمازوں کا انتظام ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا: کون ہے جو یہ نہیں چاہتا کہ اس پر رحم ہو۔ اللہ کا رحم حاصل کرنے کا بڑا ذریعہ نمازیں ہیں۔ فرمایا: انابت الی اللہ کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ نوافل ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اس طرح اللہ کے فضلوں کو زیادہ حاصل ہونے والے ہوں گے اور وہ آپ کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔

فرمایا: اعلیٰ معیار کے حصول کے لئے، اپنی روحانیت کو اونچے مقام تک لے جانے کے لئے تمہیں تہجد کی نماز کے لئے بھی اٹھنا ہوگا۔ تب تم مقام محمود حاصل کر سکتے ہو، روحانیت کے اعلیٰ معیار حاصل کر سکتے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انصار اللہ کی بڑی ذمہ داری اولاد کی تربیت ہے۔ اور اس کے لئے انصار کو (والدین کو) اپنا عملی نمونہ دکھانا ہوگا۔

فرمایا: اگر انصار اللہ اپنی نسلوں کی تربیت کریں تو وہ شیطان کے حملوں سے بچانے والے ہوں گے اور کبھی شیطان کامیاب نہ ہوگا۔

فرمایا: گھروں میں خاص اہتمام کے ساتھ نمازیں ادا کریں اور بچوں کو بھی شامل کریں۔ سنتیں اور نوافل گھروں میں ادا کریں۔ اس طرح اللہ خیر و برکت نازل فرمائے گا اور کوئی شیطانی حملہ کامیاب نہیں ہوگا۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ نے تلاوت، اس کے معانی سمجھ کر پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ احکامات کو سمجھنے کے لئے قرآن کریم کا مطالعہ اور اس کی تلاوت کرنی ضروری ہے۔ ہر گھر سے تلاوت قرآن کریم کی آواز آنی چاہئے۔ فرمایا کہ اس معاشرہ میں اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے اور اسلام کی حسین تعلیم سے مطلع رکھنے کے لئے اس کی طرف توجہ دینی ہوگی۔

اسی طرح حضور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ انصار کتب مسیح موعودؑ پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔

پھر فرمایا: اولاد کو معاشرے کے گند سے بچانے کے لئے قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کر کے پھر اپنی اولاد کی تربیت کریں۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ فرمایا کہ انصار زیادہ پوچھے جائیں گے۔ اگر ان باتوں میں دورنگی ہے تو پھر اپنی اولاد کی کس طرح تربیت کر سکیں گے۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اختتامی دعا کروائی۔ اس کے بعد دو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے نماز ظہر و عصر مقام اجتماع میں پڑھائیں۔

شام پانچ بجے سے رات ۹ بجے تک فیملی ملاقاتیں ہوئیں۔ ۶۱ فیملیز کے ۲۶۴ افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

۹ بج کر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔ نماز کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ شہید کے بیٹے مکرم محمد مظفر باجوہ صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح مکرم مظفر باجوہ صاحب اور مکرمہ طاہرہ ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد وڑائچ صاحب مرحوم کے درمیان ۵ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا۔ حضور انور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

❁❁❁❁❁

ہو مبارک تجھے روشنی کا سفر

حضور کی افریقہ سے واپس لندن آمد کے موقع پر

ہو مبارک تجھے چاندنی کا سفر — صلح کا، امن کا، آشتی کا سفر
کیوں ہے مسرور ساری فضا آج پھر — گنگنانے لگی ہے ہوا آج پھر
کون آیا ہے صحراؤں سے لوٹ کر — ہاتھ میں فتح و ظفر کی لے کر خبر
جس نے پائی ہیں اسلاف سے ہمتیں — ساتھ جس کے ہیں اللہ کی نصرتیں
لوٹ آیا ہے پھر مسکراتا ہوا — جنگلوں، دشت و صحرا کے دل جیت کر
ہو مبارک تجھے روشنی کا سفر
صلح کا، امن کا، آشتی کا سفر

جام بھر بھر کے دیتا رہا ہے وہاں — یہ تیرا ساقیا، یہ میرا ساقیا
آگئی ہے شبستان میں پھر بہار — حلقۂ مسجد فضل پر ہے خمار
پیاسی روحوں پہ شبنم، چھڑکتا ہوا — عاشقوں کے دلوں میں، اُترتا ہوا
ہو مبارک تجھے راستی کا سفر
صلح کا، امن کا، آشتی کا سفر

اے، افریقہ ہووے مبارک تجھے — آمدِ پسرِ مہدی کی ساعت تجھے
موجِ گُل ہو رہی ہے نشہ بار پھر — چشمِ ماہی بھی ہے روشن، ہے دل شاد پھر
مرحبا، آگیا حمد گاتا ہوا — حبذا ساتھ جس کے ہے رب الوریٰ
ہو مبارک تجھے راستی کا سفر
صلح کا، امن کا، آشتی کا سفر

(نبیلہ رفیق فوزی ناروے)

آپ کے خطوط

بدر میں روحانیت کی وہ باتیں ہوتی ہیں
جو میں نے کسی بھی اخبار میں نہیں دیکھیں

بدر اخبار ہے مگر اخبار نہیں ہے اخباروں میں دنیاوی جھگڑوں وغیرہ کی باتیں ہوتی ہیں لیکن بدر میں اللہ اور اس کے نبیوں اور رسولوں کی باتیں ہوتی ہیں۔ یعنی روحانیت کی وہ خبریں جو میں نے کسی بھی اخبار میں نہیں دیکھیں۔ عام طور پر بدر کا ہر ایک پرچہ قابل تعریف ہوتا ہے مگر اس دفعہ کا پرچہ (سیرۃ النبیؐ نمبر) بہت ہی مفید معلومات سے بھرپور ہے۔ خدا کے پیارے رسول، روحانیت کے سورج حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے حالات کے بہت ہی روشن پہلو لکھے گئے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک پر بھی عمل کر لیا جاوے تو سب کچھ پالیا سمجھنا چاہئے۔ کس کس خوبی کی تعریف کی جاوے۔ ستارے تو گنے جا سکتے ہیں مگر ان کی خوبیاں اور انسانوں پر ان کے احسانات تو قیاس سے باہر ہیں۔ وہ لوگ کتنے مبارک ہیں جن کو ان کی دید نصیب ہوئی ہوگی۔ میرے خیال میں حضور مسرور صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے دیدار سے فیض بھی خوش نصیبوں کو ہی ہوگا۔

وقت، عمر گذر جاتا ہے، شوق دیدار حضرت بڑھتا چلا جاتا ہے

(پرنسپل گوردیال سنگھ ۷۹ ماڈل گرام لدھیانہ)

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہمیشہ یادرکھیں کہ احمدی جس جس ملک میں بھی آباد ہے وہ وہاں پہلے احمدیت کا سفیر ہے

اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کا دعویٰ تبھی سچا ثابت ہوگا جب ہمارے اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے

جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ خطاب کا خلاصہ (مورخہ ۴ر جولائی ۲۰۰۴ء)

تشہد تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو لوگ یہاں کینیڈا میں مختلف اقوام و ممالک سے آئے ہیں اور یہاں رہ رہے ہیں، یہاں پر سب نے دنیاداری اور معاشرتی اعتبار سے تو ایک دوسرے کی اچھائیاں یا بُرائیاں ایک دوسرے میں سمولی ہیں۔ لیکن ان اقوام کی روحانیت کی طرف لے جانے والی کوئی سمت متعین نہیں ہے لیکن آپ لوگ جو احمدی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں آپ کا دعویٰ ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہادیٔ کامل کے طور پر مانا ہے اور آپؐ سے پہلے کے تمام انبیاء پر بھی ایمان ہے ان کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی اپنی قوم کے لئے بھیجا ہوا سمجھتے ہیں اور اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اُسی ہادیٔ کاملؐ کے غلام کے طور پر آپ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے، پھیلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا ہوا سمجھتے ہیں۔ فرمایا یہ ایک انفرادیت ہے جو ہم احمدیوں کی ہے جو دنیا کے کسی مذہب کے ماننے والوں کی نہیں ہے۔ حتیٰ کے دوسرے مسلمانوں کی بھی نہیں ہے۔ اور اس وجہ سے ہر ایک کا رخ مختلف سمتوں میں ہے۔ حضور پرنور نے فرمایا یہ اعزاز جو ہم احمدیوں کا ہے اور یہ انفرادیت جو ہم احمدیوں کی ہے ہم پر ایک ذمہ داری ڈالتی ہے کہ ہم جب ایک دعویٰ کو لیکر کھڑے ہوئے ہیں تو اس دعوے کا پاس کرتے ہوئے اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنے اندر اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی حقوق کی ادائیگی کیلئے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں ہمیشہ یاد رکھیں کہ احمدی جس جس ملک میں بھی آباد ہے وہ وہاں پہلے احمدیت کا سفیر ہے دنیا کی نظر آپ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کا دعویٰ تبھی سچا ثابت ہوگا جب ہمارے اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ اور اس طرح ہماری ہمدردیٔ مخلوق کے دعوے بھی تبھی سچے ثابت ہوں گے جب ہم نہ صرف باتوں سے نہ صرف اپنی دین کی خوبصورت تعلیم سے دکھا کر بلکہ اپنے عمل سے بھی ہمدردیٔ مخلوق کر رہے ہونگے۔ ہمارے عزیز رشتہ دار ہم سے فیض پانے والے ہونگے۔ ہمارے ہمسائے ہم سے فیض پانے والے ہوں گے ہمارے محلّے کے لوگ ہم سے فیض پانے والے ہوں گے ہمارے شہر کے لوگ ہم سے فیض پانے والے ہوں گے اور ہمارے ملک کے لوگ ہم سے فیض پانے والے ہوں گے اور تمام انسانیت ہم سے فیض پانے والی ہوگی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق ہم سے فیض پانے والی ہوگی تو تبھی ہمارا دعویٰ سچا ہوگا۔ تبھی ہم دعویٰ کر سکتے ہیں کہ یہ اسلام کی حسین تعلیم ہے جس کو لیکر جماعت احمدیہ اٹھی ہے۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے تمام دنیا کے دل اپنے پیدا کرنے والے خدا کے حضور جھکنے والے بنانے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں کسی کو اپنی طرف سے حاصل نہیں ہوسکتیں یہ تو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے اس کے حضور جھکنا اور اس کی عبادت کرنی ہوگی اس کا خوف اور اس کی خشیت اپنے دلوں میں پیدا کرنی ہوگی عاجزی اپنے دلوں میں پیدا کرنی ہوگی!

حضور پُر نور نے اللہ تعالیٰ کی عبادات کی بجا آوری اور بالخصوص نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس ضمن میں قرآن کریم کی آیت اور احادیث بیان فرمائیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پرمعارف اقتباسات پیش فرمائے۔

حضور پُر نور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی سچی محبت اور خشیت اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور اس ضمن میں آپ نے احادیث مبارکہ بیان فرمائیں ایک حدیث حضور نے یہ بیان فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں دوزخ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے رو پڑی یعنی خشیت سے رو پڑی اور دوسری وہ آنکھ جو رات کو راہِ خدا میں پہرہ دیتی ہے۔ حضور پُر نور نے فرمایا اللہ کا خوف ایسا خوف ہے جو محبت اور تعلق کی وجہ سے ہوتا ہے نہ کہ کوئی ڈر ہو۔ ایک حدیث حضور نے یہ بیان فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا تعالیٰ کی خشیت سے روتا ہے وہ کبھی آگ میں نہ جائے گا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے۔ اور خدا کی راہ میں انسان کے جسم پر لگا ہوا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہو سکتے فرمایا جو اللہ کے رستے میں تکلیفیں اٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادات کرتے ہیں ان کو کبھی جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

فرمایا نمازوں کو، اپنی عبادات کو اس رنگ میں رنگین کیا جائے کہ ذہن میں صرف اللہ ہی اللہ ہو۔ نمازوں میں ایسی کیفیت اختیار کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو اور اسے دیکھ رہے ہو اس کے حضور حاضر ہو اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تو کم از کم اتنا ضرور ہو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس کیفیت کو، اس خشیت کو مستقل اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں ہمیشہ ذہن میں رہے کہ خدا ہماری ہر حرکت دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر لمحہ ہماری ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے اس لئے برائیوں سے بھی بچنا ہے اور اپنے ہر عمل کو خالصۃً للہ کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

ایک حدیث حضور نے یہ بیان فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک کر کیونکہ تو ہی اس کا بہترین تزکیہ کرنے والا ہے تو ہی اس کا ولی ہے اور تو ہی اس کا آقا ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے اور ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو مقبول نہ ہو۔ حضور پُر نور نے فرمایا جو لوگ تقویٰ پر چلنے والے ہیں ان کا فرض ہے کہ اپنے علم سے اپنی صلاحیتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔

آخر پر حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف اقتباسات پیش فرما کر جماعت کو تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا اللہ کرے کہ ہم حقیقی تقویٰ حاصل کرنے والے ہوں اس کی خشیت ہمارے دلوں میں ہمیشہ قائم رہے اس کی مخلوق سے سچی ہمدردی کرنے والے ہوں ان کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ عاجزی دکھانے والے ہوں۔ اپنے ملک سے وفا کرنے والے ہوں۔ فرمایا اس ملک نے آپ کو بہت کچھ دیا ہے اس کیلئے دعا کریں اللہ حکومت کو بھی عوام کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور یہاں رہنے والوں کو بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق دے آپ سب کو نظام جماعت سے ہمیشہ وابستہ رکھے کبھی بھی آپ لوگ کسی بھی قسم کی ٹھوکر کھانے والے نہ ہوں اللہ تعالیٰ سفر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو خیریت سے آپ سب کو اپنے گھروں میں واپس لے جائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے آپ کی اولادوں کی طرف سے بھی آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ حضور پُر نور نے آخر پر اس روز کے جلسے کی حاضری اکیس ہزار دو سو چھیانوے بتائی۔ اور پھر دعا کروائی۔ ☆

<u>معاصرین کی آراء</u>

پاکستان میں دہشت گردی کی لہر

ملک میں آج کل دہشت گردی کی لہر آئی ہوئی ہے۔ جیسے گوادر میں دہشت گردوں نے کار بم دھماکہ کر کے تین چینی انجینئروں کو ہلاک کر دیا۔ کراچی میں سندھ مدرسۃ الاسلام کے احاطے میں واقع مسجد میں خودکش دھماکہ میں تیرہ افراد موقع پر ہلاک اور ۱۰۰ سے زائد زخمی ہوئے۔ بلوچستان ہائیکورٹ کے احاطے میں بم دھماکہ میں کانسٹیبل سمیت دو افراد زخمی ہوئے۔ لاہور جوہر ٹاؤن میں امام مسجد کو سوتے میں کندا آلے سے قتل کر دیا گیا۔

صوبہ بلوچستان میں ایک عرصہ سے امن وامان کی حالت معیاری نہیں۔ مزید ستم اب کراچی میں خودکش دھماکہ کے اثرات تقریباً سارے کراچی میں ہنگاموں کی صورت میں پھیل گئے ہیں۔ مجموعی طور پر ملک میں امن وامان کی حالت کو تسلی بخش نہیں کہا جا سکتا۔ اب ہمارے ہاں وہ مہمان جو ہماری ملکی ترقی میں ہماری مدد کو آتے ہیں ہمارے ذمہ دار ادارے ان کو بھی تحفظ مہیا کرنے میں ناکام ثابت ہو رہے ہیں۔ شومئی قسمت دہشت گردی کے منفی اثرات ملکی معیشت کا مقدر بنتے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ پریشان کن امر ہے۔ عوام لا اینڈ آرڈر کو کنٹرول کرنے والے اداروں کی بے بسی یا نااہلی کی فریاد کس سے کرے۔ (اداریہ ہفت روزہ لاہور پاکستان ۰۴-۵-۱۵)

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان -

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

احمدی عورت پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اسے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی

اس عہد کی وجہ سے جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس زمانے کے امام سے کیا ہے نئی نسل کی تربیت کیلئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی

جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لجنہ سے خطاب کا خلاصہ (مورخہ ۳ جولائی ۲۰۰۴)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا.

ترجمہ: یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں اللہ نے ان سب کیلئے مغفرت اور اجر عظیم تیار کئے ہیں۔

مندرجہ بالا آیت کریمہ کا ترجمہ سنانے کے بعد حضور پُرنور نے فرمایا احمدی عورت پر اللہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اسے اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق دی۔ آپ سب چاہے وہ پیدائشی احمدی ہیں یا خود بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئی ہیں۔ جب تک آپ جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہیں، جب تک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں اللہ کرے کہ یہ وابستگی ہمیشہ قائم ودائم رہے اور کسی قسم کا کوئی ابتلاء نہ آئے، بہرحال اس وابستگی کی وجہ سے آپ پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ آپ کی گودوں سے احمدیت کی نسل نے نکل کر دنیا میں پھیلنا ہے اور پھیل رہی ہے اس لئے آپ لوگوں کو اس عہد کی وجہ سے جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس زمانے کے امام سے کیا ہے نئی نسل کی تربیت کیلئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنے ہوں گے اپنا ایک مطمح نظر بنانا ہوگا ایک مقصد بنانا ہوگا اور ایک سچے احمدی مسلمان کا مقصد یہی ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کیلئے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا۔ اس دنیا کی چکا چوند اور معاشرے کی برائی سے اپنے آپ کو بچانا ہوگا۔ اور نہ صرف اپنے آپ کو بچانا ہے بلکہ جماعت احمدیہ کی امانتیں یعنی وہ بچے اور وہ نسلیں جو آپ کی گودوں میں پل رہے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کیا ہے ان کو بھی بچانا ہوگا ان کی تربیت کی طرف بھی اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ توجہ دینی ہوگی۔

حضور پُرنور نے تلاوت کی گئی آیت کریمہ کی روشنی میں لجنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کامل فرمانبرداری اختیار کرو کیونکہ اسلام نام ہے مکمل فرمانبرداری کا۔ جب تم نے بیعت کرلی تو جو احکامات ہیں ان کی پوری پابندی کرو فرمایا یہ بھی تمہاری خصوصیت ہونی چاہئے کہ تم ہمیشہ سچ بولنے والی ہو۔ کبھی یہ نہ ہو کہ تمہارا ذاتی مفاد تمہیں سچ سے دور لے جائے۔ فرمایا سچ کے اعلیٰ معیار کو قائم کریں بلکہ قول سدید سے کام لیں۔ فرمایا صبر بھی ایک بہت بڑی خوبی ہے اگر یہ تمہارے اندر پیدا ہو جائے تو بہت سارے جھگڑے، گھریلو بھی، ہمسایوں کے ساتھ بھی، رشتہ داروں کے ساتھ بھی پیدا ہی نہیں ہونگے۔ فرمایا صبر کی عادت بھی اپنے اندر پیدا کرو اور اپنی اولادوں کے اندر بھی پیدا کرو۔ پھر عاجزی کا وصف ہے جو کہ بہت بڑا وصف ہے۔ فرمایا یہ احساس رہنا چاہئے کہ یہ دنیا کی چیزیں عارضی چیزیں ہیں۔ نہ خاندانی وجاہت پر فخر کرنے کی ضرورت ہے نہ اولاد پر فخر کرنے کی ضرورت ہے نہ مالی لحاظ سے بہتر ہونے پر فخر کرنے کی ضرورت ہے نہ علم میں زیادہ ہونے پر فخر کرنے کی ضرورت ہے پھر دین کے معاملے میں تو یہ بالکل ہی ناجائز ہے کہ کوئی کہے کہ میں زیادہ عبادت گزار یا زیادہ نیک ہوں۔ حضور پُرنور نے فرمایا ہمیشہ یاد رکھیں کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی عاجز رہیں یہی آپ کی بڑائی ہے۔ ہمیشہ عاجز بنی رہیں۔ اور یہ عاجزی اپنی نسلوں میں بھی پیدا کریں۔

اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اعلیٰ معیار حاصل کرنے والی عورتوں کیلئے ایک خصوصیت یہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والی ہوں فرمایا اور وہ روزہ رکھنے والی ہوں خواہ وہ نفلی ہوں یا فرض۔ فرمایا روزے اس وقت ہی روزے کہلا سکتے ہیں جب عبادات سے سجائے ہوئے ہوں۔ عبادات کی طرف توجہ پیدا ہوگی تو دنیا داری ذہن سے نکل جائے گی اور جب دنیا داری آپ کے ذہنوں سے نکل گئی تو سمجھ لیں کہ آپ نے وہ مقصد پالیا جس کیلئے آپ پیدا کی گئی ہیں۔

فرمایا پھر کامل ایمان والوں کی ایک نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ فروج کی حفاظت کرنے والی ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد جسم کا ہر سوراخ ہے یعنی آنکھ کان ناک وغیرہ ہر چیز اور منہ بھی۔ اگر ان کی حفاظت کرلو تو تمہارے نفوس کا تزکیہ ہوگا۔ فرمایا فروج کی حفاظت کے ساتھ غض بصر کا بھی حکم ہے۔ فرمایا نظروں میں حیا ہونی چاہئے۔ نظریں نیچی رہنی چاہئیں یہ حکم ہے قرآن کریم کا۔

فرمایا اسی طرح گندی، بے ہودہ، فضول فلمیں دیکھنا بھی اس زمرے میں آتا ہے باہر تو یہ اظہار ہو کہ برقعہ پہن کر آرہی ہوں مسجد میں تو حجاب میں ہوں لیکن گھروں میں بے ہودہ فلمیں دیکھی جارہی ہوں بعض دفعہ بعض بچے اپنی ماؤں کے متعلق ایسی شکایت کرتے ہیں۔

حضور پُرنور نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا پردے کے معاملہ میں جو غلط فہمیاں ہیں اس بارہ میں میں کچھ وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور یہ وضاحت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے کروں گا۔ اس کے بعد حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پردے سے متعلق پیش فرمائے اور ان کی وضاحت فرمائی۔

آخر پر حضور پُرنور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ اسلامی احکامات پر عمل کرنے والی ہوں تزکیہ نفس کرنے والی ہوں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی ہوں۔ اپنی اولادوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کرنے والی ہوں تاکہ اگلی نسلیں بھی ان برکات اور انعامات سے حصہ لیتی رہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کی نسلوں اور اولادوں میں بھی نظام خلافت سے ہمیشہ وہی وفا اخلاص اور محبت کا تعلق قائم رہے جو آپ کے چہروں پر نظر آتا ہے۔

حضور پُرنور نے فرمایا جلسہ کی کارروائی کے دوران ادھر اُدھر پھرنے یا مجلسیں لگانے کی کوشش نہ کریں اس عادت کو ختم کریں۔ جلسے کی کارروائی کو غور سے سنیں اور جو کچھ سنیں اس کو یاد بھی رکھیں اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اس سے فائدہ بھی اُٹھائیں۔ اور اپنی اولادوں کی تربیت میں بھی اس کو آگے استعمال کریں اللہ تعالیٰ سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی آخری بیماری اور وفات کے حالات

حضور کے معالج ڈاکٹر مسعود الحسن نوری سے لیا گیا ایک انٹرویو

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے "سیدنا طاہرؒ نمبر" میں حضورؒ کے معالج اور معروف احمدی کارڈیالوجسٹ، مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کا ایک انٹرویو (مرتبہ: مکرم محمد محمود طاہر صاحب) شامل اشاعت ہے جس میں انہوں نے حضورؒ کی بیماری اور وفات کے بعد کی روداد مختصراً بیان کی ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے انتھک محنت اور زمانہ بھر کے زخم اپنے سینہ میں لئے ہوئے ستر سال کی عمر میں قدم رکھا تو آپؒ کو ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس اور خون میں کولیسٹرول کی زیادتی ہو گئی تھی جس کی وجہ Stress اور Strain بھی تھا۔ ان علامات کی موجودگی میں اس عمر میں دل کا عارضہ بھی لاحق ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود حضورؒ انتہائی تن دہی کے ساتھ خدمات دینیہ بجالاتے رہے۔ ۱۹۹۹ء میں بیماری کا آغاز ہوا جس کی شدت ۲۰۰۲ء میں پیدا ہوئی۔ چنانچہ ۲۰۰۲ء میں جب آپؒ کی انجیو پلاسٹی ہوئی تو ڈاکٹر سٹیفن جیکنز نے اس شبہ کا اظہار کیا کہ حضورؒ کو ایک عرصہ قبل ہلکا سا دل کا حملہ ہو چکا ہے جس پر آپؒ نے بتایا کہ ۱۹۹۸ء میں دورہ امریکہ کے دوران سینہ میں درد ہوئی تھی۔

حضورؒ بیماری کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے اور شدید بیماری میں بھی کبھی بے صبری کا کلمہ استعمال نہیں کیا اور نہ ہی اپنی شدید تکلیف کا اظہار کیا۔ بیماری کو عام تقدیر کے طور پر لیا اور اس کے مطابق تدبیر کرتے ہوئے جماعتی کام معمول کے مطابق چلاتے رہے۔ ۲۰۰۲ء میں جب جلسہ کے دنوں میں طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو مختلف ٹسٹوں میں یہ بات سامنے آئی کہ حضورؒ کو دل کی تکلیف بھی ہے۔ اس پر ڈاکٹر جیکنز (جو ڈاکٹر نوری صاحب کے استاد بھی ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بیماری کے دوران پاکستان تشریف لاکر حضورؒ کا معائنہ کرنے والوں میں شامل تھے) نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی رہائش گاہ میں تشریف لاکر حضورؒ کا معائنہ کیا اور بتایا کہ حضورؒ کو انجیو گرافی کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لئے لندن کے بہترین ہسپتال سینٹ تھامس ہسپتال کا انتخاب کیا گیا جو دریائے ٹیمز کے کنارے سنٹرل لندن میں واقع ہے۔ اس کی بارھویں منزل پر کمرہ نمبر ۸ حضورؒ کے لئے بُک ہوا جس کا باہر کا منظر بہت خوبصورت تھا۔ ہسپتال کے سٹاف کو جب معلوم ہوا کہ ایک عالمی جماعت کے سربراہ آرہے ہیں تو انہوں نے انتہائی محبت اور احترام سے استقبال کیا اور خصوصی خیال رکھا۔ ڈاکٹر جیکنز نے انجیو گرافی کی جو نصف گھنٹہ میں مکمل ہوئی پھر ڈیڑھ گھنٹہ انجیو پلاسٹی میں لگا۔ یہ مرحلہ بہت کامیاب رہا۔ حضورؒ ۱۴؍اکتوبر ۲۰۰۲ء کا ایک دن ہسپتال میں گزار کر اگلے روز واپس گھر تشریف لے آئے۔ حضورؒ ہسپتال میں بار بار یہی فرماتے کہ کتنی دیر میں مسجد جاکر نمازیں پڑھا سکوں گا۔ بیماری کی کمزوری اور آپریشن کے بعد آرام کی ضرورت تھی لیکن حضورؒ کی لذت نماز میں ہی تھی۔ گھر واپس آنے سے قبل حضورؒ نے ڈاکٹر جیکنز سے خوشی کا اظہار فرمایا کہ یہ سارا عمل بہت آرام سے ہوا ہے۔

انجیو پلاسٹی کے بعد حضورؒ کے دل کی حالت خدا کے فضل سے تسلی بخش ہو گئی لیکن ہائی بلڈ پریشر، شوگر اور ہائی کولیسٹرول نے صرف دل ہی متاثر نہیں تھا بلکہ خون کی ایک بڑی نالی جو دماغ اور سر کی طرف جاتی تھی، اس میں بھی رکاوٹ تھی جس کی وجہ سے خاص کر ٹانگوں میں کمزوری پیدا ہو رہی تھی اس کے آپریشن کے لئے لندن برج ہسپتال کا انتخاب کیا گیا لیکن علاج کے لئے بنیادی ٹیم وہی تھی جو پہلے ہسپتال میں تھی۔ لندن برج ہسپتال کا Intensive Care Unit لندن کا بہترین یونٹ سمجھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر پیٹر ٹیلر ویسکولر کو اس آپریشن کے لئے منتخب کیا گیا۔ ۲۹؍اکتوبر ۲۰۰۲ء کو حضورؒ آپریشن کے لئے ہسپتال میں داخل ہوئے، اگلے روز آپریشن ہوا اور ۷؍نومبر کو حضور گھر تشریف لے آئے اور اُسی روز سے ڈاک بھی ملاحظہ فرمانی شروع کر دی۔ ۱۱؍نومبر سے فزیو تھراپسٹ نے گھر پر علاج شروع کیا اور ۵؍دسمبر ۲۰۰۲ء کو رمضان کی اختتامی دعا کے لئے حضورؒ مسجد فضل لندن میں تشریف لائے۔

ڈاکٹر پیٹر ٹیلر نے مذکورہ آپریشن سے پہلے وضاحت کے ساتھ حضورؒ کو بتایا تھا کہ اس آپریشن کے نتیجہ میں پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور یہ کہ آپریشن نہ ہونے سے تکلیف بڑھ سکتی ہے لیکن آپریشن ہونے سے صحت میں بہتری کے امکانات نہیں ہیں بلکہ صرف صحت میں مزید انحطاط رُک جائے گا۔ حضورؒ کے سامنے جب ڈاکٹرز کے پینل نے ساری باتیں پیش کیں تو حضورؒ نے آپریشن پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جو تدبیر ہے وہ پورے طور پر ہونی چاہئے، باقی سب تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔

حضورؒ کو احباب جماعت سے بے حد محبت تھی۔ چنانچہ جب آپریشن سے کچھ دیر قبل حضورؒ کو بتایا گیا کہ جماعت دعائیں بھی کر رہی ہے تو یہ سنتے ہی حضورؒ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی اور اتنے آنسو بہے کہ ہچکی بندھ گئی۔ حضورؒ نے پوچھا کہ احباب کو کس طرح پتہ چلا کہ آپریشن ہونے والا ہے۔ عرض کیا گیا کہ MTA پر اعلان ہو رہے ہیں۔ حضورؒ کو اس بات کا بے انتہا دکھ تھا کہ احباب جماعت کو میری وجہ سے اس قدر تکلیف ہو رہی ہے۔ اس بات کا دکھ نہیں تھا کہ آپریشن کس قدر پیچیدہ ہے اور اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔

ڈاکٹر نوری صاحب نے مزید بیان کیا کہ اسی طرح کا ایک واقعہ ستمبر ۱۹۹۹ء میں ہوا جب حضورؒ کو پہلی بار دل کی تکلیف ہوئی تو ڈاکٹرز نے مشورہ دیا کہ حضورؒ دن کے کسی حصہ میں سیر کے لئے باہر جایا کریں۔ چنانچہ حضورؒ نے رچمنڈ پارک میں جانا شروع کر دیا جو مسجد سے بیس منٹ کے فاصلہ پر تھا اور اس کا انتخاب اس لئے کیا گیا کہ وقت کا ضیاع نہ ہو۔ ایک روز سیر سے واپسی پر کار میں مَیں نے دیکھا کہ حضورؒ گہری سوچ میں ہیں۔ قریباً پندرہ منٹ بعد حضورؒ نے سامنے کی طرف دیکھا اور تھوڑا سا مسکرائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ عجیب جماعت پیدا کی ہے اور روئے زمین پر ایسی جماعت دیکھنے میں نہیں آتی۔ حضورؒ سوچ رہے تھے کہ حضورؒ کی بیماری میں اتنے خطوط اور پیغامات موصول ہوئے ہیں اور اتنے صدقات دیئے جارہے ہیں جبکہ اس زمانہ میں یہ نظارہ کسی دوسری شخصیت کے لئے نہیں دیکھا جاسکتا۔ یہ بات کہتے ہوئے حضورؒ آبدیدہ ہو گئے۔ مَیں نے عرض کیا: حضور! آپ جیسا شخص بھی روئے زمین پر اس زمانہ میں کوئی نہیں ہے۔ اس پر عاجزی و انکساری میں آپؒ نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا اور سر سے نفی کا اظہار بھی فرمایا۔

آپریشن کے بعد حضور ایک ہفتہ کے قریب ہسپتال میں رہے۔ آپ کو آپریشن کے دوران قے آئی تھی جو سانس کی نالی میں چلی گئی جس سے نمونیہ کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اس کے بعد حضورؒ کو مصنوعی سانس کی مشین پر رکھا گیا۔ عام طور پر اتنی بیماریوں کے مریض کی کیفیت اگر ایسی ہو جائے تو اس کے بچنے کی امید نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ نے خاص فضل کیا اور حضورؒ کو صحت ہوئی اور ایک طرح سے نئی فعال زندگی عطا فرمائی گئی۔ چوٹی کے ڈاکٹر جو علاج کر رہے تھے، وہ بحالی صحت کے اس عمل کو طبی معجزہ قرار دیتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر نک لیوسیف (نیورو فزیشن) نے اپنی رپورٹ میں خوشی کا اظہار کرتے ہوئے حضورؒ کے پیچیدہ آپریشن کے بعد شفاء کو معجزہ قرار دیا۔ ڈاکٹر جیکنز نے کہا: ہماری زندگی میں یہ معجزہ رونما ہوا ہے۔

ہسپتال میں حضورؒ کا زیادہ وقت دعاؤں میں گزرتا تھا اور کوئی موقعہ ایسا نہیں ہوتا تھا جب آپؒ کے ہونٹ دعائیں کرتے ہوئے ہلتے دکھائی نہ دیتے ہوں۔ آپؒ جس طرح دوسروں سے ملتے تھے اس سے اندازہ نہیں کیا جاسکتا تھا کہ آپ اس قدر پیچیدہ بیماری سے گزر رہے ہیں۔ ہسپتال کے ڈاکٹر اور سٹاف آپؒ کو His Holiness کہہ کر پکارتے۔ پہلے آپؒ کو "گڈ مارننگ حضور" کہتے اور پھر بیٹھنے کی اجازت طلب کرتے۔ کئی لوگ اس قدر احترام کرتے کہ جب کمرہ سے باہر نکلتے تو حضورؒ کی طرف پشت نہیں کرتے تھے، خصوصاً ڈاکٹر جیکنز کا یہ طریق تھا۔ سپیشلسٹ کنسلٹنٹ عموماً گھر پر مریض کو دیکھنے نہیں جاتے لیکن حضورؒ کے معائنہ کے لئے وہ سب حضورؒ کے فلیٹ پر تشریف لاتے رہے اور صرف اُن معائنوں کے لئے حضورؒ کو ہسپتال جانا پڑتا تھا جن کے لئے خاص آلات استعمال ہوتے ہیں۔

ایک انگریز خاتون ڈاکٹر (جو آپریشن سے پہلے انستھیزیا دیتی ہیں) انہوں نے حضورؒ سے کہا کہ وہ رومن کیتھولک ہیں اور اُن کا تاثر ہے کہ جو محبت اور خلوص حضورؒ کی جماعت کا انہوں نے مشاہدہ کیا ہے وہ کسی اور مذہبی فرقہ حتیٰ کہ پوپ کے ماننے والوں میں بھی دکھائی نہیں دیتا۔ وہ ہاتھ باندھ کر حضورؒ کے سامنے ایسے کھڑی ہوتی تھیں کہ شبہ پڑتا تھا کہ یہ احمدی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے بتایا کہ حضورؒ کو وفات سے پہلے چند دن سے فلو کی شکایت تھی۔ اس تناظر میں مَیں بعد مشورہ و ہدایت ۱۷؍اپریل ۲۰۰۳ء کو لندن روانہ ہوا۔ لندن پہنچ کر حضورؒ کے فلیٹ پر حاضر ہوا تو حضورؒ آرام کرسی پر الفضل کا مطالعہ فرمارہے ہیں۔ مَیں نے جب معائنہ کیا تو سوائے کمزوری کے کوئی ایسی علامت نہیں دیکھی کہ آئندہ ۳۶ گھنٹوں میں رونما ہونے والے عظیم سانحہ کا اندازہ ہوتا۔ مَیں نے ڈاکٹر جینکنز سے بھی مشورہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ پانچ روز قبل انہوں نے حضورؒ سے ایک ملاقات کی ہے جو بہت بھرپور تھی اور ایک عرصہ بعد وہ حضورؒ کی ملاقات سے بہت لطف اندوز ہوئے اور اس ملاقات میں عراق اور دیگر عالمی مسائل اور جماعت کے حوالہ سے بھی حضورؒ نے اُنہیں بہت سی باتیں بتائی تھیں۔

۱۸؍اپریل ۲۰۰۳ء کی صبح حضورؒ نے قرآن کریم کا دَور مکمل کیا۔ جمعہ کے بعد مَیں نے حضورؒ کا معائنہ کیا۔ حضورؒ بہت خوش و خرم تھے اور اپنی بیماری کا احساس بھی نہ تھا۔ شام کو بھی حضور مجلس عرفان سے بہت خوش تھے جس کا اظہار حضورؒ نے گھر جاکر بھی کیا۔ مغرب و عشاء کی نمازیں ٹانگوں میں کمزوری کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر پڑھائیں۔ رات کو صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ سے فرمایا کہ آج تو مجھے کھانے میں بھی بہت مزہ آیا۔

۱۹؍اپریل کو گیارہ بجے مَیں نے حضورؒ کی خدمت میں معائنہ کے لئے حاضر ہونا تھا۔ اُس دن حضورؒ حسب معمول نماز کے لئے بیدار ہوئے، فجر کی نماز بیڈروم میں ہی ادا کی اور پھر پون گھنٹہ کے قریب تلاوت قرآن کریم فرمائی اور اس کے نئے دَور کا آغاز کیا۔ مکرم مرزا لقمان احمد صاحب جو کچھ عرصہ سے حضورؒ کے کمرہ میں ہی حضورؒ کے قدموں کی طرف سویا کرتے تھے اور جب حضورؒ نماز کے لئے

باقی صفحہ: (۱۴) پر ملاحظہ فرمائیں

ڈلہوزی میں قیام امن کانفرنس کا انعقاد

ہماچل پردیش کے خوبصورت شہر ڈلہوزی میں ''چرچ آف نارتھ انڈیا'' نے کنیا کماری پیس فاؤنڈیشن کے تعاون سے "Consultation on Peace Initiative" کے زیر عنوان مورخہ ۱۱ر تا ۱۳ر جون ایک کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس میں شرکت کیلئے محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کو جماعت احمدیہ کا وفد بھجوانے کیلئے دعوت نامہ موصول ہوا۔ چنانچہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب، محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب، محترم سید تنویر احمد صاحب اور خاکسار تنویر احمد خادم قادیان سے مورخہ ۱۱ر جون کو صبح آٹھ بجے ڈلہوزی کیلئے روانہ ہوئے۔ اور ایک بجے ارتھ سنٹر (خیبر ہاؤس) اَپر بکروٹا پہنچ گئے۔ شام پانچ بجے سنٹر کے ہال میں جناب پی۔ کے سامنت رائے بشپ امرتسر کی زیر صدارت کانفرنس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ مذہبی کتب سے اقتباسات پڑھ کر سنائے گئے۔ بعد ازاں صدر اجلاس نے کانفرنس کے انعقاد کی غرض وغایت بتائی۔ اس کے بعد حاضرین کو پانچ گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ جنہوں نے ''آج کی دنیا'' اور ''کل کی دنیا'' کے بارے میں اپنی تجاویز آراء پیش کرنی تھیں۔ سب سے پہلے گروپ نمبر پانچ کے ترجمان مولانا محمد حمید کوثر صاحب کو بلایا گیا۔ انہوں نے اپنے گروپ کی تجاویز پیش کیں۔ بعد ازاں سید تنویر احمد صاحب کو گروپ نمبر چار کی تجاویز پیش کرنے کیلئے بلایا گیا اس کے بعد گروپ نمبر تین، دو، اور ایک کو بلایا گیا۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب گروپ نمبر تین اور خاکسار گروپ نمبر چار میں تھا۔

دوسرے دن پہلے اجلاس کی صدارت کے لئے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب کو دعوت دی گئی۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر میں اسلام واحمدیت کی طرف سے پیش کردہ اصول امن وضاحت سے بیان کئے۔ اس کے بعد سکھ مذہب، ہندو مذہب، عیسائی مذہب کے نمائندگان نے اپنے اپنے مذہب کی قیام امن سے متعلق تعلیمات پیش کیں۔ بعد ازاں مکرم سید تنویر احمد صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے تقریر پڑھ کر سنائی، جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب Islams Response to Contemporary Issues سے ماخوذ تھی۔

ہر تقریر کے بعد سامعین کو یہ موقع دیا جاتا تھا کہ وہ تقریر کے بارے میں اگر اپنی آراء پیش کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے سامعین کو بتایا کہ قیام امن کے متعلق ہر مذہب کی تعلیم تو بہت عمدہ ہے۔ مگر اس دور کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ان تعلیمات کو اس سرزمین پر نافذ کیسے کیا جائے؟ مثال کے طور پر بائبل کی تعلیمات انصاف عدل مساوات نرمی پر مبنی ہیں۔ مگر افسوس یہ ہے کہ آج دنیا میں سارا فساد انہیں ملکوں کی طرف سے برپا کیا جارہا ہے جو کہ ایک ہاتھ میں بائبل تھامے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے میں تباہ کن ہتھیار۔ کم وبیش یہی حال مسلمانوں اور دوسرے اہل مذاہب میں سے بڑی تعداد کا ہے۔ حاضرین کانفرنس کو اس صورتحال کو سامنے رکھ کر سوچنا اور غور کرنا چاہئے۔ اس کانفرنس کے اختتام پر جناب پی کے سامنت رائے نے اعلان کیا کہ اب ایک کمیٹی تشکیل دی جائے، جس میں ہر مذہب کا نمائندہ شریک ہو۔ اس کمیٹی کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ شرکاء کانفرنس کے سامنے ایسی تجاویز پیش کرے جس پر وہ عمل کر کے اس کانفرنس کے مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اپنی کوششوں کا آغاز کر سکیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولانا محمد حمید کوثر صاحب کو نمائندہ بنایا گیا۔ کسی اور نمائندہ نے تو کوئی خاص تجویز پیش نہیں کی۔ البتہ جماعت کے نمائندہ نے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کیں جو کہ منظور کی گئیں۔

☆- کانفرنس کے حاضرین کو سب سے پہلے اپنا دائرہ عمل متعین اور محدود کرنا چاہئے۔ اور اپنے دائرہ عمل اور ماحول اور سوسائٹی میں کام کرنا چاہئے۔

☆- حاضرین کانفرنس کو ہر مذہب کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے اور وہ باتیں جو قیام امن کے سلسلے میں مشترک ہیں۔ عوام کے سامنے بار بار پیش کرنی چاہئیں اور اس تعلق سے اخبارات میں مضامین شائع کروانے چاہئیں۔

☆- پیشوایان مذاہب کے جلسے منعقد کرنے چاہئیں۔ اگر ہر مذہب کے پیشوا کی سیرت عوام کے سامنے بیان کی جائے گی تو آپس میں ایک دوسرے کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

☆- حاضرین کانفرنس کا فرض ہے کہ ہر جگہ ماحول کی صفائی کا خیال رکھیں۔ پانی کی حفاظت کریں۔ اور درخت لگائیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس سرزمین کو سرسبز رکھیں۔ کیوں کہ ذہنی وقلبی سکون واطمینان کیلئے بہت ضروری ہے۔

☆- جماعت احمدیہ دنیا میں قیام امن کیلئے پہلے ہی مصروف العمل ہے۔ اور آئندہ بھی اس کے لئے کام کرتی رہے گی۔ اور جماعت احمدیہ ہر ممکن تعاون دینے کیلئے بھی تیار ہے۔

☆- اس طرح کی کانفرنس کا انعقاد سال میں دو بار یا کم از کم ایک بار تو ضرور ہونا چاہئے ان تمام تجاویز کو حاضرین نے سراہا اور منظور کیا۔ آخر میں جناب روبنسن صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ بعد ازاں بڑے ہی خوشگوار ماحول میں کانفرنس کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس موقعہ پر ہم گیانہ روبنسن بشپ صاحب ڈلہوزی اور جناب رشید چوہدری صاحب کے مشکور ہیں، جنہوں نے ہمارے قیام وطعام کا ہر طرح خیال رکھا۔ ہماری دُعا اور کوشش ہے کہ قیام امن کے سلسلے میں کانفرنس کی مساعی کامیاب ہوں۔ اس سفر میں رشید احمد صاحب اور طارق احمد صاحب بھی ہمارے ساتھ تھے جنہوں نے ایم ٹی اے کیلئے فلم بنائی۔ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے شرکاء کانفرنس کو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ کتب اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا انگریزی ترجمہ بطور تحفہ دیا گیا۔

مورخہ ۱۳ر جون شام ساڑھے پانچ بجے یہ وفد بخیریت واپس قادیان پہنچ گیا۔ جناب روبنسن صاحب ہماری دعوت پر ۱۵ر جون کو قادیان تشریف لائے اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔ (تنویر احمد خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد برائے تربیت نو مبائعین)

سونگھڑہ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۵ر مارچ کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم میر عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگھڑہ تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت خاکسار نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی شکر اللہ مسلم، مکرم مولوی جناب محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد، مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے تقریر کی اور مکرم میر سرور علی صاحب، مکرم عبدالحکیم صاحب مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب نے نظم پڑھی آخر پر مکرم سید انوارالدین نے شکریہ ادا کیا۔ صدر اجلاس کی دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ کی خبریں دوسرے دن اڑیسہ کے کئی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ (سید فضل مومن قائد مجلس سونگھڑہ)

اعلان مقالہ نویسی

تعلیمی سال ۰۵-۲۰۰۴ء/۸۴-۱۳۸۳ھ کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کے لئے ذیل کے عنوان کا انتخاب کیا ہے۔ ''مسلمان عورت کیلئے تعلیم حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟'' مقابلہ میں اوّل اور دوئم آنے والے اُمیدواروں کو -/۳۵۰۰ روپئے اور -/۲۵۰۰ روپئے کا انعام دیا جائیگا۔

شرائط مقالہ

☆- مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ جو اُردو، ہندی، انگریزی اور عربی میں لکھا جاسکتا ہے۔

☆- مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆- مقالہ خوشخط صفحہ کے ۲/۳ حصہ میں درج ہو۔

☆- مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆- مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆- مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔

تمام جماعت کے طلباء اور طالبات سے اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔

مقالہ مورخہ ۳۱-۱-۲۰۰۵ تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder : Late Mian Muhammad Yusuf Bani (1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

جماعت احمدیہ جاپان کے ۲۴ ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: ملک منیر احمد۔ جاپان)

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت ہائے احمدیہ جاپان کا جلسہ سالانہ ۲، ۳، ۴ مئی ۲۰۰۴ء کو اپنی شاندار روایات کے ساتھ جلسہ گاہ بمقام Okazaki شہر میں منعقد ہوا جس میں انڈونیشیا، سنگاپور اور کینیڈا سے بھی مہمان شامل ہوئے۔ ۲ مئی بروز اتوار جلسہ کی کارروائی سے پہلے ۲ بجے بعد دوپہر لوائے احمدیت کی پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ لوائے احمدیت محترم امیر صاحب جاپان نے اور جاپان کا قومی پرچم ملک منیر احمد صاحب نے بلند کیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

۲ مئی بروز اتوار جلسہ کی کارروائی کا آغاز ٹھیک اڑھائی بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جاپان نے اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلسہ کے لئے دعاؤں کے ذکر کے بعد تقویٰ اور نماز کی اہمیت پر پر معارف مضمون کو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرمایا۔ اسی طرح جاپانی زبان میں خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر ہوئی جو مکرم مقصود احمد انجم صاحب نے کی۔ کھانا اور نماز مغرب وعشاء کے بعد واقفین نو کا پروگرام ہوا جو شام ساڑھے سات بجے سے رات ۹ بجے تک جاری رہا جس میں ۴۰ کی تعداد میں واقفین نو بچوں، اطفال و ناصرات نے تلاوت، نظموں اور تقاریر کے ساتھ حصہ لیا۔ واقفین نو کا یہ پروگرام مکرم سید سجاد احمد صاحب نیشنل سیکرٹری وقف نو نے بہت پیار ومحبت کی فضا میں کروایا۔ اس پر پہلے دن کے پروگرام ختم ہوئے۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

دوسرے دن کے اجلاس کی صدارت ہمارے انڈونیشین مہمان مکرم ومحترم عبدالرحمٰن منان صاحب نے کی۔ کارروائی کا آغاز صبح ۱۰ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد نظم ہوئی اور پھر دو تقاریر ہوئیں جن میں پہلی تقریر "آنحضرت ﷺ بحیثیت داعی اللہ" کے عنوان سے مکرم نصیر احمد طارق صاحب نے کی۔ اور دوسری تقریر بعنوان جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں پر مکرم حافظ محمد احمد عارف صاحب نے کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بابرکت دور خلافت پر تھی جو مکرم سید سجاد احمد صاحب نے کی۔

پروگرام جلسہ گاہ (زنانہ)

لجنہ میں پروگرام کا آغاز نیشنل صدر صاحبہ محترمہ درثمین سجاد صاحبہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

دوران جلسہ ۲ نظمیں ہوئیں اور تین تقاریر ہوئیں جو ان موضوعات پر تھیں۔ "سیرت محمد ﷺ"، "حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بابرکت دور خلافت" اور "احمدی خواتین کی مالی قربانیاں"۔ جو بالترتیب محترمہ صائمہ المصور کیتا کاسان، محترمہ نیلوفر صاحبہ اور محترمہ عطیہ ناصر صاحبہ نے کیں۔ جلسہ کی تمام کارروائی کا جاپانی زبان میں ترجمہ محترمہ سعدیہ ملک صاحبہ نے کیا۔ ناصرات نے قصیدہ کورس میں پیش کیا اور آخر میں صدر لجنہ اماء اللہ جاپان نے اختتامی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے تقویٰ کو اختیار کرنے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ خطبات کی روشنی میں تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ جلسہ کی کارروائی کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا جو ہماری انڈونیشین مہمان محترمہ امینہ منان صاحبہ نے کروائی۔

خصوصی اجلاس

اس اجلاس کی صدارت جاپانی مہمان خصوصی Mr.Ukai نے کی اور تمام کارروائی جاپانی زبان میں ہوئی۔ اس خصوصی اجلاس میں ۲ بدھ مذہب کے جاپانی راہب اور ۴ معزز جاپانی مہمان، ایک افریقن اور ایک بنگالی مہمان۔ اس طرح کل آٹھ مہمانوں نے شرکت کی۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے جاپانی ترجمہ کے بعد مکرم ناصر احمد ندیم بٹ صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا اور مکرم احمد فاتح الرحمٰن صاحب نے آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ پر جاپانی زبان میں دلگداز تقریر کی جس کا مہمانوں کے دلوں پر بہت اثر ہوا۔ ایک بدھ راہب، شام دیر تک ہمارے درمیان رہے اور انہوں نے اس روحانی ماحول میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ آخر میں مکرم سید طاہر احمد صاحب امیر جماعت جاپان نے شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔

جماعتی نمائش

جلسہ کے موقع پر جماعتی نمائش کا انتظام بھی تھا۔ مہمانوں نے نمائش کو بڑی دلچسپی سے دیکھا اور ان کے سوالوں کے جوابات دئے گئے۔

تبلیغی سیمینار

مکرم امیر صاحب جاپان کی صدارت میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد تبلیغی سیمینار ہوا۔ جس میں صدر جماعت ناگویا اور صدر جماعت ٹوکیو کے علاوہ ناگویا اور ٹوکیو کے سیکرٹریان تبلیغ اور احباب جماعت نے بھی اپنی آراء کا اظہار کیا۔ حاضرین جلسہ نے بڑی دلچسپی سے سیمینار کی کارروائی کو سنا۔ آخر میں امیر صاحب نے دوران سال ان مشوروں پر عمل کرنے اور دعاؤں کی طرف متوجہ کیا اور دعا کے ساتھ اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن

تیسرے دن کے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ظفر احمد ظفری صاحب نیشنل سیکرٹری ضیافت نے کی۔ اس اجلاس کا آغاز تلاوت کریم اور نظم سے ہوا۔ اس کے بعد ۲ تقاریر ہوئیں جو ان موضوعات پر تھیں۔ تحریک وقف نو۔ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربانیاں۔ جو مکرم ملک منیر احمد صاحب اور مکرم ناصر ندیم بٹ صاحب نے کیں۔ بعد ازاں تاثرات معزز مہمان گرامی کے پروگرام میں ہمارے انڈونیشین مہمان مکرم Mr. Endang Abdurahman Manan نے اپنے والد صاحب کا جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا ایمان افروز واقعہ اور جلسہ سے متعلق اپنے ذاتی تاثرات پیش کئے اور جماعت جاپان کی والہانہ محبت کے سلوک پر شکریہ ادا کیا۔ اس پر اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب

آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم احمد فاتح الرحمٰن نے کی اور جاپانی زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا۔ اسکے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ فی مدح خاتم النبیین ﷺ اطفال وخدام نے کورس کی صورت میں پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم طاہر احمد جنود صاحب کی ۴ سالہ بیٹی ماریہ جنود کی بسم اللہ ہوئی۔

آخر میں مکرم ومحترم سید طاہر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جاپان نے اختتامی خطاب میں جلسہ میں شامل ہونے والے سب مہمانوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر کیا اور جلسہ کے موقع پر کام کرنے والے تمام کارکنوں کی بے لوث خدمات کو سراہا۔ دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

☆☆☆

بقیہ صفحہ (12)

بیدار ہوتے تو میاں لقمان صاحب دوسرے کمرہ میں چلے جاتے۔ وہ بتاتے ہیں کہ چند دنوں سے حضورؒ کی آواز کھانسی کی وجہ سے اچھی نہ تھی لیکن ۱۹؍اپریل کو بڑی خوش الحانی سے صاف آواز کے ساتھ تلاوت کی۔ چھ بجے کے قریب حضورؒ دوبارہ آرام کے لئے لیٹ گئے۔ ساڑھے نو بجے کے قریب حضورؒ ناشتہ کے لئے اٹھا کرتے تھے۔ بی بی فائزہ حضورؒ کا ناشتہ تیار کرتی تھیں۔ ناشتہ کے بعد حضورؒ جماعتی کاموں میں مصروف ہو جاتے تھے۔

میاں لقمان صاحب ساڑھے نو کے کچھ بعد حضورؒ کے پاس آئے اور سلام کیا لیکن جواب نہ ملا۔ انہوں نے قریب آکر دیکھا تو حضورؒ سانس بھی نہیں لے رہے تھے۔ انہوں نے مجھے فون کیا۔ میں تیار ہی بیٹھا تھا، بھاگتا ہوا حضورؒ کے فلیٹ پر پہنچا۔ حضورؒ اپنی دائیں کروٹ لیٹے ہوئے تھے اور آپؒ کے دونوں ہاتھ سینے پر تھے جیسے نماز کے لئے باندھتے ہیں۔ سانس نہیں آرہا تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضورؒ سوئے ہوئے ہیں۔ نبض بھی نہیں تھی، دل کی دھڑکن بھی نہیں سنی گئی۔ حضورؒ کی وفات ہو چکی تھی۔ حضورؒ نے سفید شلوار قمیص زیب تن کیا ہوا تھا اور رلائی کاندھوں تک آئی ہوئی تھی۔ چہرہ بہت پُر سکون اور نورانی تھا۔ جسم ابھی تک گرم تھا اور اندازاً نصف گھنٹہ قبل حضورؒ کی وفات ہوئی تھی۔ حضورؒ کے تکیے کے نیچے حضورؒ کی "الیس اللہ بکاف عبدہ" کی انگوٹھی پڑی تھی جسے میاں لقمان صاحب نے اٹھا کر جیب میں ڈال لیا اور جیب کو اوپر سے سی لیا۔ یہ انگوٹھی بعد میں حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو پہنائی۔

حضورؒ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو سنت کے تمام طریقوں پر عمل کیا ہوا تھا۔ مکمل وضو، نماز فجر کی ادائیگی، تلاوت قرآن کریم، دائیں طرف لیٹے ہوئے اور سفید لباس میں ملبوس تھے۔ بی بی فائزہ صاحبہ کو خبر ملی تو قریب آکر سورۃ یٰسین کی تلاوت کرنے لگیں۔ بعد میں مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دی گئی اور اُن کی زیر ہدایت باقی امور سرانجام پاتے رہے۔

۱۸؍اپریل کو بروز جمعہ حضورؒ نے اپنی داڑھی کا خط بنوایا جو میاں لقمان صاحب نے کیا۔ اس کے اترے ہوئے کچھ بالوں کے بارہ میں حضورؒ نے فرمایا کہ یہ ڈاکٹر نوری صاحب کو دیدیں، وہ مجھ سے بہت تعلق رکھتے ہیں۔

وفات کے بعد جسد اطہر کو اسی کمرہ میں رکھ کر برف اور ایئر کنڈیشنر کا انتظام کر دیا گیا۔ جسد اطہر کی Embalming کروائی گئی۔ ڈیڑھ گھنٹے کے اس عمل میں خون کی نالی میں خاص دوائی دی جاتی ہے جس سے جسم محفوظ رہتا ہے۔ اس کے بعد غسل کا مرحلہ شروع ہوا جو رات بارہ بجے مکمل ہوا۔ دو تابوت خریدے گئے تھا۔ ایک عارضی تھا جس میں جسد اطہر کو دیدار کے لئے رکھا گیا اور اس کے اوپر شیشہ لگا ہوا تھا۔ دوسرا تابوت ایلومینیم کا تھا جس میں آپ کی امانتاً تدفین ہوئی۔ اس تابوت کو سیل کیا جاسکتا تھا۔ ۲۰؍اپریل کی صبح محمود ہال میں دیدار کروایا جانے لگا اور چھ چھ گھنٹے کے بعد مطلوبہ خنکی پہنچانے کیلئے کمرہ بند کر دیا جاتا۔ بشکریہ الفضل لندن

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph: 01872-221672 (S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

بقیہ صفحہ (1)

اپنا ذاتی تجربہ اور وقف کی وصیت

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کیلئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دُکھ ہوگا۔ تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیّت کروں اور یہ بات پہنچادوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اُسے سُنے یا نہ سُنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے۔ اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کیلئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے۔ کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اُس کی رُوح بول اُٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مَرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کیلئے زندگی کا وقف مَیں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اِس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کیلئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔ (الحکم نمبر ۳۱ جلد ۴ صفحہ ۳-۴ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۰ء)

بقیہ صفحہ (1)

ہیں اور نصائح فرمائی ہیں۔ حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سلسلہ میں ایک حدیث بیان کر کے فرمایا کہ اس میں مختلف طبقوں کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ اپنے اپنے ماحول میں نگران ہیں چونکہ اس وقت میں مردوں کے بارے میں ذکر کر رہا ہوں اس لئے اس بارے میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ عموماً یہ رواج ہو گیا ہے کہ مرد کہتے ہیں کہ چونکہ ہم پر باہر کی ذمہ داریاں ہیں اپنے کاروبار اور ملازمتوں کی طرف مصروف ہیں اس لئے گھر کی طرف توجہ نہیں دے سکتے اور ساری ذمہ داری بچوں کی نگرانی کی عورت کا کام ہے فرمایا یاد رکھیں بحیثیت گھر کے سربراہ کے مرد کی ذمہ داری ہے کہ گھر کے ماحول پر نظر رکھے اپنی بیوی اور بچوں کے حقوق ادا کرے انہیں بھی وقت دے۔ ان کے ساتھ بھی کچھ وقت صرف کرے چاہے ہفتے کے دو دن ہوں انہیں مسجد سے جوڑے جماعتی پروگراموں میں لائے ان کے ساتھ تفریحی پروگرام بنائے ان کی دلچسپیوں میں حصہ لے تا کہ وہ اپنے مسائل ایک دوست کی طرح آپ کے ساتھ بانٹ سکیں۔ بیوی سے اس کے اور بچوں کے مسائل پوچھے ان کو حل کرنے کی کوشش کرے پھر ایک سربراہ کی حیثیت آپ کو مل سکتی ہے کیونکہ کسی سربراہ کو اگر اپنے دائرہ اختیار میں رہنے والوں کے مسائل کی خبر نہیں تو وہ کامیاب سربراہ نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے بہترین نگران وہی ہے جو اپنے ماحول کے مسائل کو بھی جانتا ہو۔ فرمایا یہ قابل فکر بات ہے کہ آہستہ آہستہ ایسے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ جو اپنی ذمہ داریوں سے اپنی نگرانی کے دائرہ سے فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں یا آنکھیں بند کر لیتے ہیں اور اپنی دنیا میں مست رہ کر زندگی گذارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا ایک احمدی کو اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہونا چاہئے مومن کیلئے تو یہ حکم ہے کہ دنیاداری کی باتیں تو الگ رہیں دین کی خاطر بھی تمہاری مصروفیات اتنی ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تم نے مستقل یہ روٹین بنالی ہے کہ اپنے گرد و پیش کی خبر نہیں رکھتے اپنے بیوی بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتے اپنے ملنے والوں کے حقوق ادا نہیں کرتے۔ اپنے معاشرے کی ذمہ نہیں نبھاتے تو یہ بھی غلط ہے اس طرح اعلیٰ معیار قائم نہیں ہوتے کہ اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ اس سلسلہ میں حضور نے ایک تفصیلی حدیث بھی بیان فرمائی۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر کے سربراہ کی حیثیت سے گھر والوں کے حقوق کیسے ادا کرتے تھے اس سلسلہ میں حضرت اسود کی روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر کیا کیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے اہل خانہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے اور جب نماز کا وقت آتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے۔ فرمایا آپ سے زیادہ مصروف اور عبادت گذار کون ہو سکتا ہے لیکن آپ کا اسوہ کیا ہے کہ گھر کے کام کاج بھی کر رہے ہیں اور دوسری مصروفیات میں بھی حصہ لے رہے ہیں آپ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اہل خانہ سے بہتر سلوک کرتا ہے اور فرمایا میں تم میں سب سے بڑھ کر اپنے اہل سے حسن سلوک کرتا ہوں فرمایا۔ ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم اس خوبصورت اسوہ پر عمل کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے قرآن مجید کی تعلیمات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پڑھ کر سنائے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کو ایک دوسرے میں خوبیاں تلاش کرنے کیلئے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو دوسرے میں کوئی عیب نظر آتا ہے یا کسی کی کوئی ادا ناپسند ہے تو کئی باتیں اس کی پسند بھی ہونگی جو اچھی بھی لگیں گی تو پسندیدہ باتوں کو مدنظر رکھ کر ایثار کا پہلو مدنظر رکھتے ہوئے موافقت کی فضا قائم کرنی چاہئے۔ آپس میں صلح صفائی کی فضاء پیدا کرنی چاہئے فرمایا یہ میاں بیوی دونوں کو نصیحت ہے اگر دونوں ہی اس بات کا خیال رکھیں تو چھوٹی چھوٹی باتیں جو گھروں میں ہوتی رہتی ہیں وہ نہ ہوں۔ اور بچے بھی برباد نہ ہوں ذرا ذرا سی بات پر بعض دفعہ معاملات ایسی صورت اختیار کر جاتے ہیں کہ انسان سوچ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ ایسے لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں جو کہنے کو تو انسان ہیں مگر جانوروں سے بھی بدتر۔

فرمایا ایک مرد میں خاص طور پر جن خصوصیات کا ہونا ضروری ہے جس سے پاک معاشرہ وجود میں آسکتا ہے وہ بھی ہیں جن کا ذکر حضرت خدیجہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے متعلق فرمایا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی ہوئی تھی اور آپ گھبراہٹ کے عالم میں گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہ نے فرمایا خدا تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ آپ میں یہ صفات و خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ صلہ رحمی سے حسن سلوک، رشتہ داروں کا خیال ان کی ضروریات کا خیال ان کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش فرمایا صلہ رحمی بھی بڑا وسیع لفظ ہے اس میں بیوی کے رشتہ داروں کے بھی وہی حقوق ہیں جو مرد کے اپنے رشتہ داروں کے ہیں ان سے بھی صلہ رحمی اتنی ہی ضروری ہے جتنی اپنوں سے اگر یہ عادت پیدا ہو جائے اور دونوں طرف سے صلہ رحمی کے نمونے قائم ہو جائیں تو پھر گھر میں کبھی بھی لڑائی جھگڑا نہیں ہو سکتا۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویوں کے رشتہ داروں اور سہیلیوں سے حسن سلوک فرماتے بے شمار مثالیں ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے بعض احادیث بھی بیان فرمائیں۔

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نمونے عمل کرنے کیلئے دیئے ہیں۔ آج کل بعض لوگ صرف اس خیال سے بیویوں کا خیال نہیں کرتے کہ لوگ کہیں گے کہ بیوی کا غلام ہو گیا ہے۔ بلکہ حیرت ہوتی ہے کہ بعض لڑکوں کے بزرگ رشتہ دار بھی بچوں کو کہتے ہیں کہ بیوی کے غلام نہ بنو بجائے اس کے کہ آپس میں ان کی محبت اور سلوک میں اضافہ کا باعث ہوں فرمایا اپنے لئے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں بچوں کیلئے کچھ اور پسند کر رہے ہوتے ہیں۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ گھریلو زندگی میں ہر لحاظ سے مثال اور بہترین تھا۔ آپ اپنے اہل و عیال کے اخراجات کا خاص خیال فرماتے تھے۔ فرمایا جو مرد عورتوں کے مال پر نظر لگائے بیٹھے ہیں وہ یہ خیال رکھیں کہ یہ ذمہ داری ان کی ہے۔

فرمایا پھر مرد کے فرائض میں سے بچوں کے حقوق بھی ہیں حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اسلئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں اور والدین سے حسن سلوک کیا۔ جس طرح تم پر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہارے بچے کا حق ہے۔

فرمایا اس زمانے میں باپوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے وہ صرف باہر کی ذمہ داری نہ نبھائیں ان پر گھروں کی بھی ذمہ داری ہے اور اس کو سمجھیں کیونکہ ہر طرف سے معاشرہ بگاڑنے کیلئے منہ کھولے کھڑا ہے۔

حضور نے ایک حدیث بیان فرمائی کہ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ فرمایا اپنے بچوں میں عزت نفس پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس کی عزت کی جائے اس کو آداب سکھائے جائیں ان کی ایسے رنگ میں تربیت ہو کہ وہ دوسروں کی بھی عزت و احترام کرنے والے ہوں اس طرح ان کی تربیت نہ کریں کہ عزت کی وجہ سے جو آپ ان کی کر رہے ہیں وہ خودسر ہو جائیں۔ بگڑنا شروع ہو جائیں اپنے آپ کو دوسروں سے بالا سمجھنے لگ جائیں۔ اور دوسرے بچوں کو اپنے سے کمتر سمجھیں اور بڑوں کا احترام ان کے دلوں میں نہ ہو۔ فرمایا تربیت ایسے رنگ میں کی جانی چاہئے کہ اعلیٰ اخلاق بھی بچوں میں ساتھ ساتھ آئیں۔ فرمایا مردوں کی ایک سربراہ کی حیثیت سے یہ بھی ذمہ داری ہے کہ متقی بننے اور متقی خاندان کا سربراہ بننے کیلئے خود بھی نمازوں کی پابندی کریں رات کو اٹھیں یا کم از کم فجر کی نماز کیلئے ضرور اٹھیں اپنی بیوی بچوں کو بھی اُٹھائیں جو گھر اسطرح عبادت گذار افراد سے بھرے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی برکات کو سمیٹنے والے ہوں گے لیکن یاد رکھیں کوشش بھی اس وقت بارآور ہوگی کہ جب دُعا کے ساتھ یہ کوشش کر رہے ہوں گے صرف اٹھا کر اور ٹکریں مار کر نہیں بلکہ مسلسل دُعائیں بھی کرتے رہیں اپنے لئے اپنے بیوی بچوں کیلئے اسلئے نمازوں میں بھی اپنے لئے اپنے بیوی بچوں کیلئے بہت دُعائیں کریں۔

آخر پر حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں حقوق و فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہمارے بیوی بچوں کی طرف سے ہمارے لئے تسکین کے سامان پیدا فرمائے۔ اور آنکھیں ٹھنڈی رکھے اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں اور نیکیوں پر قائم رہنے والے ہوں اور جب ہمارا خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کا وقت آئے تو ہمیں تسلی ہو کہ ہم اپنے پیچھے نیک اور دیندار اولاد چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 53 | Tuesday 20 July 2004 | Issue No. 29

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

یاد دہانی

قرآن کریم کے درس کو روزانہ جماعتوں میں رواج دیں، چاہے چندمنٹ کا ہی ہو

تلاوت قرآن کریم تو بہرحال ہر احمدی کو روزانہ ضرور کرنی چاہئے تاکہ قرآن کریم کی برکات نازل ہوں اور دل تقویٰ سے بھرتے چلے جائیں

اس مرتبہ ہم یاددہانی کے طور پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ایمان افروز خطبہ جمعہ سے اقتباسات پیش کر رہے ہیں جو حضور انور نے ۲۶ مارچ ۲۰۰۴ کو بمقام واگاڈوگو، بورکینا فاسو (مغربی افریقہ) فرمایا، جو بدر کی ۱۱/۸ مئی ۲۰۰۴ کی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"......پس سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اپنی نمازوں کو، اپنی دعاؤں کو، اس کے لئے خالص کرنا ہوگا۔ اور یہی بنیادی چیز ہے۔ اگر نمازوں میں ذوق اور سکون میسر آ گیا تو سمجھیں سب کچھ مل گیا۔ نمازوں میں خاص طور پر یہ دعا کریں جو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔ ﴿اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا﴾ اے اللہ! میرے نفس کو اس کا تقویٰ عطا کر اور اس کو خوب پاک صاف کردے، اور تو ہی سب سے بہتر ہے جو اس کو پاک کر سکے۔ (دل بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پاک صاف ہو سکتا ہے) (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دلوں کو پاک کرنے کی توفیق دے۔

دلوں کو اللہ تعالیٰ کے نور سے بھرنے کے لئے، یہ دیکھنے کے لئے کہ کون سی باتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور کون سی باتیں ہیں جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے ہمیں قرآن شریف سیکھنا اور پڑھنا چاہئے۔ جن کو قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے وہ دوسروں کو سکھائیں۔ قرآن کریم کے درس کو روزانہ جماعتوں میں رواج دیں، چاہے چندمنٹ کا ہی ہو تاکہ جو خود پڑھ اور سمجھ نہیں سکتے ان تک بھی یہ خوبصورت تعلیم وضاحت کے ساتھ پہنچ جائے۔ تلاوت قرآن کریم تو بہرحال ہر احمدی کو روزانہ ضرور کرنی چاہئے تاکہ قرآن کریم کی برکات نازل ہوں اور دل تقویٰ سے بھرتے چلے جائیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ بھی فرمایا ہے اگر کوئی شخص مومن نہ بھی ہو اور صرف انصاف سے کام لے کر قرآن دیکھے نہ کہ جہالت، حسد اور بخل سے تو یہ بھی تقویٰ کی ابتدائی شکل ہے تو اگر کوئی شخص انصاف سے قرآن شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نور ہدایت دے دیتا ہے۔ تو جو ایمان لے آئے ہیں اور تقویٰ کی نظر سے قرآن کریم پڑھتے ہیں ان کے لئے کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم ہدایت نہ دے اور تقویٰ پر نہ چلائے۔ اگر ایک ایمان لانے والے کے دل میں قرآن کریم پڑھ کر اور سن کر نور ہدایت کا جوش پیدا نہیں ہوتا پھر اس کو فکر کرنی چاہئے کہ تقویٰ میں کہیں کمی رہ رہی ہے۔ یہ سوچنا چاہئے کہ ہماری برائیاں اور ہماری خود پسندیاں ہمیں اصل تعلیم سے دور لے جا رہی ہیں اور ہم میں تقویٰ نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم نے تو یہ کہہ دیا ہے کہ اس میں متقیوں کے لئے ہدایت ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے تو یہ ہماری غلطی ہے اور ہمارے لئے یہ فکر کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں اجر دینے کا وعدہ بھی کرتا ہے بشرطیکہ ہم اس کی تعلیم کے مطابق ہدایت پر قائم ہوں اور نیکیاں بجالانے والے ہوں جیسا کہ وہ فرماتا ہے ﴿وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالْمُتَّقِيْنَ﴾ (ال عمران:۱۱۶) اور جو نیکی بھی وہ کریں گے تو ہرگز ان سے اس کے بارے میں ناشکری کا سلوک نہیں کیا جائے گا اور اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے تقویٰ پر قائم رہنے اور نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس کے ہر اس انعام سے حصہ لینے والے ہوں جو اس کے نزدیک ہمارے لئے بہترین ہے۔"

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

mta

The First Islamic Digital Satellite Channel

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	:	Asia sat 3S
POSITION	:	105.5 Deg. East
FREQUENCY	:	3760 MHz
MIN DISH SIZE	:	1.8 Metre
POLARISATION	:	Horizontal
SYMBOL RATE	:	2600Mbps
FEC	:	7/8
VIDEO PID	:	......
MAIN AUDIO PII	:	Auto
ENGLISH / URDU	:	Auto

Broadcasting Round The Clock

AUDIO FREQUENCY

URDU	:	FRENCH	:
ENGLISH	:	TURKISH	:
ARABIC	:	INDONESIAN	:
BENGALI	:	RUSSIAN	:

e-mail : info@alislam.org

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

Muslim TV AHMADIYYA International

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ☆۔ اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ ☆ اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی وروحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی وروحانی کلاسز گلشنِ وقف نو اور بستان وقف نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ ان کے علاوہ زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ الفضل انٹرنیشنل لندن، ہفت روزہ بدر، البشریٰ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ اور ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں **نوٹ**: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

اب ایشیا سیٹ 3S پر

MTA International, P.O. Box 12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 874 8344
Website: http: www.alislam.org/mta

MTA QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian -143516
Ph: 01872-220749 Fax : 01872 - 220105